’نشانہ بناے اورجال میں پھنسا ے گئے :
(اسلام فوبیا) اسلام کا ناحق ڈ ر ، انسا نی
حقوق ، اور‘ قومی خطرہ کی کاریگری

CHR&GJ
center for human rights and global justice
nyu school of law

CHR&GJ
center for human rights and global justice
nyu school of law

جاگؤ ، اپنی آنکھیں کھولو ، تمہارے ارد گرد نظر ڈالو ، دیکھوکے یہ دنیا کتنی بدل گي ہے... کم از کم 5 منٹ کے لے ان مقد ما ت کی تحقیق ، اور حقیقی ثبوت کو دیکھو-

لیلا ڈوکا، عمر 13 سال ، دریتان ڈوکا کی بیٹی ، "فورٹ ڈیکس فایو" کیس میں مدعا علیہ

نیو برگ ایک انتہائی غریب شہر ہے. انہوں نے اس پوری کاروای پر کتنا پیسہ خرچ کیا؟ انہین کمیونٹی کی سرمایاکاری اور مستقبل پرخرچ کرنے کی ضرورت تھی نہ کے لاکھوں ڈالر ایک جعلی کیس پر- ثابت ہوتا ہے کے کوئی بھی محفوظ نہی رہا -

الآیسییا میک ویلیمس، ڈیوڈ ولیمز کی چاچی ، « نیو برگ چار» کیس میں مدعا علیہ

کئی کہانیاں ہیں کہ ایک د وسرے پر منتطبق ہوتے ہیں . ہماری کمیونٹیز میں بہت سے مرد ون کو نشانہ بنایا گیا ہے ، اور عورتوں اور بچوں کو بے بس و مجبور چھو ڑدیا گیا ہے-

شاہینہ. پروین ، شاہ آورمتین سراج کی ماں، مدعا علیہ

’نشانہ بنائے اورجال میں پھنسا ے گئے : (اسلام فوبیا) اسلام کا ناحق ڈ ر ، انسا نی حقوق ، اور‘قومی خطرہ کی کاریگری[1]

11 ستمبر ، 2001 کے بعد سے امریکی حکومت نے مساجد اور مسلم کمیونٹیز میں نا تجربے کار مخبروں کر بھیج کر اجرت ادا کی ، اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مسلمانوں کو نشانا بنایا . یہ عمل دہشت گردی سے منسلک مقدمات میں 200 سے زائد افراد کے خلاف مقدمہ چلانے پر مجبور کیا . حکومت نے ان مقدمات کو دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں کامیابیوں کے طور پر استمال کیا . تاہم ، حالیہ برسوں میں ، تحقیقات کے سابق وفاقی بیورو (ایف بی آئی) کے ایجنٹوں ، مقامی قانون سازوں ، میڈیا ، عوام نے ، کمیونٹی کی بنیاد پر مختلف گروہ اور اس کے عمل کے جواز اوراپنی افادیت کی خاطر پوچھ گچھ شروع کر دی ہے. ان کے ناقد ین کو تشویش ہے کہ اس قسم کی پولیس کارروائیاں اور اسکے نتایج افرار کوجال میں پھنساتےاورقانونی کارہ جوي کا قیام کرتے ہیں

اس رپورٹ میں تین اعلی سطحی دہشت گردی کی قانونی کارروایئون کا معائنہ ہے جس میں سرکاری مخبروں نے اکسانے اور نیئے پلاٹس کی تعمیرکرنے اور مقد مات کو چلانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ھے ۔ تینوں صورتوں میں ،ایف بي ای ’ اور نیویارک پولیس کے محکمہ نے مخصوص مجرمانہ سرگرمیوں کی خاطر مسلم کمیونٹیز یا خاندانوں میں کسی بھی شبہ یا غیر قانونی حرکتون کے بغیر اجرت پانے والے مخبرون کو بھیجا- یہ مخبر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے کام کرتے ہیں لیکن قانون نافذ کرنے والے اداروں کے طور پر تربیت یافتہ نہیں ہیں. اس کے علاوہ ، وہ اکثر حکومتی‘ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے مفید معلومات فراہم کرنے کے لئے انکی قایم کردہ فیس کے علاوہ ’ امد انی ’ مفاد‘ مجرمانہ سزا مین کمی یا ایمگریشن کی حیثیت مین تبدیلی کی خاطر کام کرتے ہیں- یہ انتظامات ایک خطرناک ترغیبی ڈھانچے کا تخلیقی نمونا ہیں-

ان مقدمات کے معائنہ اور اس رپورٹ کے مطا بق حکومتی مخبروں نے خود کو مسلمانوں کے طورپر پیش کر کے دوسرے مسلمانوں کو تشد د کی کارروائیوں کا ارتکاب کرنے کے لئے اکسا یا- حکومت نے مخبروں کو جارحانہ متشد د جہاد کے بارے متعارف کروایا‘ ان کے خیالی منصوبہ بند ی کو کھیسکا یا ، اور اس کے علاوہ اصل مدعا علیہان کا خیال ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے خلاف کارروائی کرنے اوراسکو ان کی ذمہ داری ٹھرا کران کی حوصلہ افزائی کی- تین میں سے دو مقدمات میں حکومت نے ’مدعا علیہان کی کمزریوں‘ یعنۓ غربت اور نوجوانوں پر بھروسہ کو مثالی بنا کر ترغیبی و مقناتیسی طریقوں کو اپنایا. تینوں صورتوں میں ، حکومت نے حوصلہ افزائی کے مجوزہ مقامات کومنتخت کیا تا کہ مدعا علیہان کو نشانہ بنا کر الزام عائد کیا جاسکے- تینوں صورتوں میں ، حکومت نے مخبرون کا ساتھ دے کر مدعا علیہان کی حوصلہ افزائی کی ، ان کے لیے ہتھیاروں یا متشدد ویڈیوز کی فراہمی کی جو مقدمے میں بعد کو ثبوت کے طورپیش کر کے مجرم ٹھرانے کے لئے استعمال کیا جاسکے-

حکومت نے ’ ان تینون پلاٹون میں، جو اس رپورٹ مین د رج ہیں،ایک اہم کردار ادا کیا ہے، بیجا تجاویز پیش کرکے مخبرون نے انہین اکسایا، پھران منصوبون کو خاک مین ملا کر“کھوٹے“ رپورٹون کی بنیاد پر مدعا علیہان پر الزام عائد کیا، ان مقدمات میں سب مدعا علیہان کو قید کی سزا سنائی - انہین 52 سال سے لے کر زند گی بھر کے لیے قید کی سزا کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے- یہ اور دوسرے مقدمات مین بھی مخبرون کے ابرو ریزاستمال پر منحطر، مرکزکی بدسلوکی کی بابت حکومت دعواہ

---

1 یہہ ترجمعہ، ” نشانہ بنائے اورجال میں پھنسا ئے گئے : (اسلام فوبیا) اسلام کا ناحق ڈ ر ، انسا نی حقوق ، اور‘قومی خطرہ‘ کی کاریگری“ کو اس کے اصل سے اقتباس کیا گیا ھے، جس کی تکمیل میئ 2011 میں ہوی ھے- براہ مہربانی رپورٹ کے، مکمل متن، تمام حوالوں، اور ماخوذہ زرایعوں کیلئے مشورہ، اصل ایڈیشن سے ، حسب ذیل ویب سایٹ پرکریں: WWW.CHRGJ.ORG/PROJECTS/DOCS/TARGETEDANDENTRAPPED.PDF

© Lyric R. Cabral

کرتی ہے کہ ملک میں دہشت گردی کے ”قومی“ خطرے کا سامنا کرنے کے لیے ایسی کارویون پراس کا انحصار ھے- ان معاملات میں حکومت کے کردار کے بارے میں سنگین سوالات اٹھاے گے ہین - انہوں نے قوانین کی ارد گرد آڑلیکر ان طریقوں سے سہولتیں فراہم کی ہیں . یہ بھی بنیادی انسانی حقوق کے خدشات کو بلند کیے ہیں

یہ رپورٹ حکومت کی قانونی کاروایوں کے خلاف غور و خوص کرتی ہے ، جس میں خصوصی توجہ کے ساتھ ”نیو برگ فور“ کیس میں مدعا علیہ ڈیوڈ ولیم؛ ”فورٹ ڈ کس فایو“ کے کیس میں مدعا علیہاں، یلجیویر، دریتان، اور شین دوکا؛ اور ایک کیس میں شاہ ور متین سراج شامل ہیں - ڈیوڈ ، یلجیویر، دریتان، شین اور شاہ ورکے خاندانوں کے اراکین سے اس رپورٹ کے لیے انٹرویو لیا گیا ، جس کی بدولت انسانی حقوق اور گلوبل جسٹس کے مرکز نے مسلمان، عرب، مشرق وسطی، جنوبی ایشیای کمیونٹیز پرامیریکا کے انسداد دھشتگردی کی پالیسیوں کے اثرات کی ایک دیرینہ دستاویز کاری کی گی ھے- ھم نے نہ صرف انٹرویو لیے بلکہ ماہیرین، صحافیوں، کمیونٹیز کا مطالعہ کرنے واے رہنماوں کیساتھ بھی مشورہ کیاھے- چناچہ یہ کام عدالتی دستاویزات اور زرایع ابلاغ کی حساب فہمی پر مبذول ھے-

وہ خاندان جنہوں نے اس رپورٹ کے لئے انٹرویو دیا اوراپنے تجربات سے گزرنے کا اظہارکیا ھے، اس سے ظاہرھوتا ھے کہ مسلم کمیونیٹیز نے حکومتی انسداد دہشت گردی قانون، اور نافذ کرنے والے اداروں کی پالیسیوں کی وجہ سے کتنا بھاری محصول دیا ھے- چناچہ اس طرزعمل کی بنا امریکی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کو نہ صرف نقصان پہنچا بلکہ غیر تعصوبانا حقوق کی ضمانت ، منصفانہ مقدمہ، مذہب کے اظہار کی آزادی، رائے کی اذادی کے انہدام کی تلافی کے بجاے حقوق کی خلاف ورزیوں نے جگہ لےلی ھے-

ان خاندا نوں نے صاف گوی سے ناانصافی، ہتھکنڈوں اور استغاثوں کے فروغ کے بارے میں مخبر کیا گیا ہے. مبصرین کی ایک بڑھتی ہوئی ہم گویای ، کمیونٹی کے اراکین ، علماءاکرام ، اور پالیسی کے ماہرین ، حکومت کے طریقوں کے قانونی جواز کو چیلنج کرنے کے لئے شروعات کی ہیں ، اور تصور ہے کہ یہ کارروائی قومی خطرے کے وجود کو ثابت کریگي یا سیکورٹی کو بہتر بناے گي-

آس رپورٹ میں جن مقدمات پرروشنی ڈالی وہ واحد نہی ھیں- دیگر مقدمات کی بھی اسی طرح کے خدشات پر مبنی ھیں- جن سےمزید پتہ چلتا ہے کہ یہ کارکردیگیاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے سرگرمیوں کی نمائندگی کرتی ہے جو ملک بھر ایک دوسروں کے ساتھ مل جل کر مسلم کمیونٹیز کونشانہ بنا رہے ہیں- جہاں تک اس رپورٹ کی دلیل ہے، امریکی حکومت کو مسلم کمیونٹیز کے مجرم قرار دینے والے طریقہ کار کو ختم کرنا ہوگا- نہ صرف یہ طور طریقے (پبلک سیفٹی) عوامی سلامتی کے بڑھانے میں ناکام ہیں ، بلکہ ملک بھر میں بنیادی انسانی حقوق کے لئے ناقابل برداشت خطرات کے لاحق ہیں-

I: حوالہ

اس رپورٹ کی توجہ ان طریقوں اور پالیسیوں کےمرکزی حصوں پر مرکوزہے ، جوامریکہ کے خطرے کے طور پر مسلمانوں کی نشانا بندی کرنے کے علاوہ ان کو ’ممکنہ مجرمانا اندیشہ‘ قرار دیتا ھے- اس حصہ میں یہ رپورٹ، قانون نافذ کرنے والے اداروں ، ثقافتی رجحانات ، مخبروں کا استعمال اور تحقیقات شروع کرنے کے لئے درکار معیار کی کمی سمیت، ان کے قانون نافذ کرنے والوں کی کارکریگیوں میں ایف بی آئی اور نیویارک محکمہ پولیس کے قانونی ڈھانچے کی تشکیل میں ان کے کام پر بحث کی ھے- قانون نافذ کرنے والے اداروں اور قانونی ڈھانچے کی تشکیل کے ساتھ ساتھ ثقافتی رجحانات کی جانب ترغیبی اجازت کی منظوری کا د یا جانا بھی اس رپورٹ میں نمایاں ھے-

1- مسلمانوں کی دہشت گردی میں شمولیت اور دہشت گردی

پہلی مشکلاتی کارکردیگی کا موجودہ صورتحال میں دہشت گردوں اور دہشت گردی کے ساتھ مسلمانوں کو منسلک کرنا ھے- اس غیرمعمولی طریقہ کاری کو اپنانے کی خاطر حکومت نے خود ہی میزبان بن کر، مسلمانوں کو ممکنہ دہشت گردوں کے طور پر نشانا بنانے کے لیے پالیسیوں میں کیي ایک تجاویزترتیب دیں- آور شهاد ت ملتی ھے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مواد حاصل کرنےکےلیے وسایل کے ساتھ ہی ساتھ تربیتب بھی حاصل کی، تا کہ ممکنہ دہشت گردوں کے طور پر مسلمانوں کو گیھرنے کا تعمیری استدلال قایم ہو -

اس کے علاوہ ، مبصرین نے نوٹ کیا کہ حکومت کی جانب سے مسلم مدعا علیہان کوپر تشد د جرایم کی تحویل میں لیے کر مقدمات میں دہشت گردی کے خلاف مجرمانا الزامات کو استعمال کیا، لیکن اس کے باوجود اسی طرح کا سلوک غیر مسلموں کے ساتھ ، انہیں مجرمانا تحویل میں لیکرنہیں کیا گیا- 11 ستمبر ، 2001 سے لے کر اب تک ، امریکہ میں غیر مسلموں کی سیاسی حوصلہ افزائی تشدد کےارتکاب کی کي مثالیں ملتی ہیں- جس کے مقابلے میں اسلام کی طرف سےدعوے کیساتھ کسی بہی فرد کی حوصلہ افزائی نہی کی گي-

اسکے علاوہ ، ایک فرد کو دہشت گرد بنانے کی چکر میں ”دوسرے“ دھشت گرد کے تعمیری تصوارات سے منسلک کیا جاتا ہے ، نسل ، مذہب ، قومی بنیاد ، جنس ، اور سیاسی خیالات کو مؤثر طریقے سے امریکہ کے قومی سلامتی کے مفادات کے خاطر ، دھمکی کے طور پر یکسر اسلام ، مسلمانوں ، اور مسلمانوں کے مذہبی طورطریقوں کونسلی حیثیت دےکر، خاص طور پر مسلمان مرد وں کو خطرناک ٹہرایا گیا ھے- ”مسلم“ اور ”عرب“ کسی بہی مذہب یا نسل کی دلالت نہیں کرتے- لیکن میڈیاعوامی تصورات کو، جو شہرت پکڑ گیے ہیں ، انہین لیکر حکومت کے اپنے طریقوں اور پالیسیوں کے ساتھ منسلک کر کے، انہیں ایک وسیع تر زمرہ میں شمارکرکے، ”مسلم جیسے افراد کی تلاش“ میں ڈھالتا ھے- مسلمانوں کے علاوہ ، انکے جو بہی“ ثقافتی اور مذہبی رسومات“ کے طور طریقے ہوں،انکو اپناتا نظر آتا ھے،انکوبھی مختلف طریقوں سے ممکنہ دہشت گردی کے جرائم کی طرف اشارہ کرنے والے تصورات گھڑ کر ، ایک طرح کا مارکر یا نشانا بنا دیا گیا ھے- جس کے سبب قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افسران، یا وہ لوگ جو دہشت گردی کی تحقیقات ، نگرانی ، اور کارروائی میں ملوث ہیں مسلمانوں کا روپ ڈھال کرانہیں نشانا بنا رھے ہیں-

2 - بنیاد پرستی کے خرافات

ایک دوسرا تصوریہ ہے کہ امریکی مسلمان تیزی سے نسلی بنیاد کی بنا اسلام کے نام پر تشددی کاموں کےارتکاب میں ملوث ھیں- 2007 میں نیویارک کے محکمہ پولیس نے ”مغرب میں بنیاد پرستی : قومی خطرہ“ کےعنوان کی ایک رپورٹ میں، اس اصول کو مقبول کرنے میں اہم کرردار ادا کیا ہے- تاہم رپورٹ میں بنیادی نظریات چند ہی ذرائع پرمبنی ھیں

اور بیحد ساده لوح ہونےکی وجہ سے بےاعتمادی اور تنقید کا نشانہ بنے ہے - لیکن حکومت کی اعلی سطح پرمستقل حمایت کے سبب لطف اندوز ہے- ان کےنظریہ میں یہ نظریات دهشت گردی کی شناخت کے راستے میں قابل قبول مارکرهیں اور خاص طور پر دہشت گردی کے راستے بتلانے پر مبنی ہیں- پھر بھی کسی بہی تجرباتی، سماجی، سائنسی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے کسی بھی عمل کو کسی بھی اعتماد کے ساتھ تعین نہی کیا جا سکتا ہے- پریشان کن بات یہ ہے کہ بنیاد پرستی کی مارکر کو لیکر، اور بنیادی امتیازی طریقوں کواپنا کر، مسلم مذہبی طریقوں کی جانب تعصوبانا توجہ مرکوز کی گی هے-

بہر حال ، امریکی حکومت نے ”بنیاد پرستی“ کے طورطریقہ کوقابل شناخت اور قابل عمل بنانے او فروغ دینےمیں اایک اهم کردار ادا کیا ہے- مارچ 2011 میں ، کے نمائندے پیٹر کنگ نے ایک وسیع پیمانے پر مسلمانوں کو تنقید کا نشانہ بنایا، کانگریس کی سماعت منعقد کی ، اور دعوه کیا کہ امریکی مسلمانوں کے ایک بڑھتی ہوئی تعداد ’نسلی بنیاد پرست“ هیں- امریکی مسلمان ان رجحانات کے خاتمہ کے لیےخاصہ کام نہیں کر رہے ہیں، اور دهشت گردی کا مقابلہ کرنے، اور قانون نافذ کرنے کے لئے، امریکی مسلمان کمیونٹیز قانون کے ساتھ تعاون بہی نہیں کر رہے گرداں کر، کئي جگہوں پر ، صدر براک اوباما ، ایف بی آئی ، ہوم لینڈ سیکورٹی کے صیغوں ، اور قومی انسداد دہشت گردی کے سینٹر نے بنیاد پرستی کے اصول کو اپنایا ہے .

3 - “عارضی“ پولیس

ایک تیسرا حصہ جو اسی سےمنسلک هے وه یہ کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی انسداد دہشت گردی کیلئے کی جانے والی‘ نقطہ نظر‘ ہے ، جس کے تحت حکومت نے انفرادی ظلم اور بغیر کسی ثبوت کے افراد کی کے لئے تحقیقات کرتی ہے. ایک عارضی ماڈل یہ فرض کرتا اور تجویزکرتا ہے کہ بنیاد پرستی اور شناخت کے قابل یہ عمل افراد کی تحقیقات، اوران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے موجب ہے چو نکہ یہ طریقہ کار، دهشت گردوں کو ابتدائی مراحل ہی میں مکمل دہشت گرد بننے سے روکتا هے- چنانچہ یہ ماڈل مجرمانہ سرگرمیوں کے لیے پولیس کی توجہ مرکوز رکھنے کے بجاے ،ان کے نقطہ نظر میں، وه لوگ جو جرائم کی سہولت فراہم کرتے ہوں یا ”ایکٹ مسلم ،“ یعنے مذہبی ہونے کے ناطے ، ایک مسجد میں حاضرہوتے ہوں ، یا یہ انکی اپنی امریکی خارجہ پالیسی کے اہم سیاسی رائے کے اظہار کرتے ہوں، ان کے لیےیہ ماڈل کارامد هے- مخبروں کے استعمال میں یہ ماڈل دہشت گردی کے انہدام میں پرپولیس کے لیے مرکزی طور پر ایک بنیادی خصوصیت کا حامل ہے.

4 ـ اجازتی قانونی ڈ هانچہ

چوتها حصہ جو ---- تفصیلی جانچ پڑتال کے لیےاگےدرج هے، بتلاتا ہے: مخصوص قوانین اور پالیسیوں کی قانونی تشکیل یا با قایده نگرانی کے بغیر پولیس کے جارحانہ اور قانونی کارویوں کو آسان بنانے کی خاطر اپنایا جانے والا ماڈل هے- امریکی حکومت نے جارحانہ طریقہ سے، وه جرائم جو ایک پر تشدد ، یا سازش یا کوشش کے ارتکاب کے ارادے کی طرف اشاره بہی نہیں کرتے، اور اہتمام جرم کی سطح سےبہی باہرہیں،اس میں ان قوانین اور طرز عمل کا استعمال کیا، اور خ‘فیہ طریقوں سے حاصل کرده مواد کی مدد سےالزامات لگاے- بیک وقت، محکمہ عدالت و انصاف نے اپنے اختیارات میں توسیع کی، اورعوامی نگرانی کے دیرینہ قانوں، جو خلاف ورزیوں کے خلاف تھے، ان کی تخفیف کردی- لیکن یہ طریقہ کار یہیں تک محدود نہیں رہا- بلکہ ایف بی آئی اور اٹارنی جنرل کے قواعد و ضوابط میں بہی نرمی کردی گئی ہے- اس کے علاوه محکمہ عدالت و انصاف نے اپنی رہنمائی میں نسلی تجزیوں کی دوڑ اور نسل

کی بنیاد پر تجزیوں پر پابندی لگا دی، لیکن مذہب یا قومی اصلیت کی بنیاد پر تجزیوں پر قانون کو واضح نہیں رکھا اورپابندی عائد نہی کی ھے - چناچہ اس طرح کی آرڈ لیکر نسلی تجزیوں، قومی سلامتی اور سرحدی سلامتی میں کمی پیداکی ھے-

یہ چاورں ، ایک روسرے سے منسلک رجحانات، آپس میں مل جل کر باہمی ہما ہمی کو مضبوط کئے ہیں. یہ سب نے مل جل کر اوراس رپورٹ کے گہرے تجزیہ کی وضاحت میں مدد کی ھے- یعنی رجحان ہے کہ ---- مسلم کمیونٹیزکے لوگوں کا بدسلوکی سے، اجرت یافتہ مخبروں کے نشانہ بندی اور اس کے استعمال میں، زیادہ باریک بینی سے تجزیہ کیا گیا ھے-

II. گھریلو قانونی ڈھا نچہ

11 ستمبر ، 2001 کے بعد سے ، ایف بی آئی کو ایک دوہرا کردار ادا کرنے ، خفیہ طور پر معلومات جمع کرنے کے اختیارات میں توسیع کر دی گی، اور اسکو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی لیے، اس کے معلومات جمع کرنے کے لئے توجہ کا مرکز بنا کر، انسداد دہشت گردی کی کے تناظر میں کی جانے والے ماڈل پر منتقل کر دیا گیا ہے-جس کے نتیجے میں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ، ایف بی آئی مبینہ طور پردہشت گردی کو روکنے کے لئے ، تیزی سے مخبر ، خفیہ ایجنٹوں ، اور نگرانی کے معلومات جمع کرنے کےدوسرے طریقوں پرمنحصرہو گی ھے . سنگین سوالات ان طریقوں کی امتیازی نوعیت اور موثریت کے بارے اٹھاے گے ہیں جس سے مسلمان ، عرب ، جنوبی ایشیائی اور مشرق وسطی کے کمیونٹیز کو نشانہ بنایا گیا ھے اور ساتھ ہی ساتھ سرگرم کارکنوں کی توجہ امریکہ کی خارجہ پالیسیوں کے اہم مسائل پر مرکوز ہے جنیہں تنقیدی طور پراٹھایا گیا ہے- . گزشتہ چند سالوں میں ، ایف بی آئی کے مخبروں، تعاون کرنے والے گواہوں[2] ، خفیہ ایجنٹوں کا مذ ہبی جگہوں میں استعمال، خاصی تنقید اورچھان بین کے تحت آیا ھے-

مخبر مخصوص اور مشکل مسائل پیش کرتے ہیں ، وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سےکام توکرتے ہیں لیکن قانون نافذ کرنے والے اداروں کے طور پر تربیت یافتہ نہیں ہیں- اس کے علاوہ حکومت کا کہنا ہے کہ وہ اکثراپنے فائدہ کے لئے، یا موجودہ فوجداری کی سزامیں کمی کے لیے ، یا امیگریشن کی حیثیت میں تبد یلی کے باّعث، فیس لیکر، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے مفید معلومات فراہم کرتےہیں جو ایک خطرناک، باعث اشتعال اور ترغیبی عمل ھے-

مندرجہ ذیل حصہ میں مخبروں کے استعمال کا قریبی طورپرمعئاینہ کیا گیاھے- جس میں گھریلو قانونی ڈھانچہ ، مخبروں کے استعمال کے مسایل، گواہوں کا تعاون اور خفیہ ایجنٹوں کی خبرگیری؛ - ایف بی آئی اور نیویارک محکمہ پولیس کی سرگرمیاں، ایسی ہدایات جودفاعی طور پرافراد کو پھنسانے سے تعلق رکھتی ہوں، انکو قریب سے دیکھا گیا ھے- جس سے ظاہر ہو گا، کہ وہاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کےلیے مخبروں کے استعمال میں کوی حدود نہی ہیں-

---

2 آسان اصطلاح میں"مخبر" خفیہ طریقہ سے حکومت کیلئے ، عام طور پر کوئ آمدانی، شخصی مفاد، مجرمانہ سزا مین کمی یا ایمگریشن کی حیثیت مین تبدیلی کی خاطر خبرگیری کا کام کرتا ھے جبکہ "تعاون کرنے والے گواہ" وہ ہیں جو حکومت کی مہربانیاں اور لطف و کرم حاصل کرنے، حکومت کی جانب سے تعمیر کردہ پلاٹ میں معلومات کی فراہمی کرتے اورمقدمات کے د وراں عدالتوں میں جھوٹی گواہی د ینےکا کم کرتے ہیں-

1 - موکاسی ہدایات

دوسری عالمی جنگ سے لےکر 1970 تک ، بدنام 'کوانتل پرو' پروگرام کے مقا صد کے زریعے ، ایسے مختلف گروپوں کے افراد کو جو مثلا"، امریکی حکومت کے مخالف ہوں، کمیونسٹ پارٹی کے ارکان ہوں ، سیاہ فام خواتین جو آزادی کی جدوجہد سے منسلک ہوں، اور دیگر امریکی حکومت کی تنقید گروپ جو با مقصد طریقہ سے منظم ہوں ،انہیں متاواترطورپر ایف بی آئی کے خفیہ گھریلودایرہ عمل مین رکھا گیا تھا - ایف بی آئی نے خفیہ طور پر مخبرکے ذریعے سے ، وا ئیرٹاپ، کیڑے، مائیکروفون ، خفیہ طورپر میل کھولنا، تالے توڑنے، کے تراکیب کا استعمال کرتی اور پہلے دستور کی ترمیم کے تحت حاصل کردہ تقریر کے حقوق کے استعمال کی روک تھام میں کوشاں تھی- اس پس منظرمیں، 6791 میں، اٹارنی جنرل ایڈورڈ لیوی نے' اٹارنی جنرل کی پہلی ہدایات' جاری کیں تاکہ ایف بی آئی کی تحقیقاتی تکنیک کو فوری حد ود میں رکھے – اورنا جایز 'کوانتل پرو' کی 'نشان زدہ اقسام کی حفاظت ہو-

موکاسی ہدایات بہت پریشان کن ہیں- وہ ایف بی آئی کو حقائق یا مشتبہ مجرمانہ رویے پرکسی بہی تعلق میں، کوئی بنیاد کے بغیر، مخبروں اور دیگراداروں کو نگرانی کی خاطراپنے طور طریقے اختیار کرنے کی اجازت دیتے ہیں- ان ہدایات کے تحت ، مثال کے طور پر، ایف بی آئی کے لئے جائز ہے کہ وہ مخبروں کو واضح طورمعلومات حاصل کرنے کی خاص طور پر اجازت دیگی تا کہ وہ نام ، ای میلز ، اور خاص طور پر مسجد کے مذہبی شرکاء کے فون نمبر کو بغیر کسی مجرمانہ سرگرمیوں یا شبہ کے جمع کر سکتے ہیں-

مزید، خصوصی طور پر ،

(1) ہدایات ایف بی آئی " کو اختیار دیتے ہیں کہ قبل ازحالات جہاں کوئی معلومات یا الزام ظلم یا قومی سلامتی کے لئے خطرہ کا اشارہ، نہ بہی ہو، وہ کسی" تعین" کے بغیر ابتدائی تحقیقات کھول سکتے ہیں

(2) تشخیص کے مرحلے میں ہدایات ایف بی آئی کو تحقیقاتی مداخلت کے دوراں ، مثلا مخبروں کی بھرتی، خفیہ طور پراجلاسوں یا واقعات کیلئے مخبر بھیجنے اورانہیں استعمال کرنے، لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے یا بات چیت میں ملوّث کرنے، او ایجنٹ کو حقیقی شناخت کی غلط تصویر بتلا کر سوالات کرنے اور گھروں ، دفاتر ، اور افراد کی نگرانی کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(3) ہدایات تحقیقاتی تکنیک کےاستعمال میں خاص طور پرآعلی افسران کی منظوری حاصل کرنے کی ضروریات کو ختم اور چند صورتوں میں انتہای کمی کرکے مقدمات کی تحقیقات پر وقت کی حد کولاگوکیا ھے-

ایف بی آئی کے مقامی تفتیشی آپریشنل (ڈی-آي-او-جیز) نے ہدایات کو لاگو کرنے کی خاطر، جو انتہائی مرتتبہ شکل میں ہیں، عوام کے لئے دستیاب کیا ھے- اگرچہ خصوصی طورپر ڈی-آي-او-جیز کےمرتتبہ ہدایات ایف بی آئی کو مکمل تشخیص اور روک تھام کی کے لئے اجازت دیتے ہیں، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کی مشغولیت یا "دستور کی پہلی ترمیم کے بنیادی حقوق ، یا نسل، قومی نژاد، یا مذہب"کی بنیاد پر تفتیشی سرگرمیوں کا ایک "حصہ

هیں- ڈی-آي-او-جیز بهی ایف بی آئی کو نسلی طرزپر عمل جاری رکھتے ہوے ایک معقول حد تک حصول معلومات کی اجازت دیتے ہیں -" نسل پر مبنی مقامات، نسلی کمیونٹی کی ایک خاص مجرمانہ یا دہشت گردی کے عناصر کے ساتھ منسلک ہو کر " کاروباری اداروں اور دیگر سہولیات (امکان ہے ایسی مساجد کے طور پر مذہبی سہولیات سمیت) ان کی توجہ کا مرکز رہتی هےتا کہ بعض دہشت گرد تنظیموں کے ارکان جو جما عتی طور پروہاں رہتے ہیں ' انکے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں، ' چانچہ اس موضوع کے نسلی اور اسی نسلی نژد کے مخصوص افراد، کمیونٹی کے اندر اندر بنیادی طور پر کام کرتے هیں"-

رہنماي اصول اور ڈی-آي-او-جیز ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تا کہ وسیع پیمانے پر نگرانی کرنے ، معلومات جمع کرنے، مسلمان کمیونٹیز کی نقشہ بندی کرنے کے اختیارات دے سکیں اور قانون نافذ کرنے والے تکلیف دہ اداروں کی ایک پریشان کن نقطہ نظر کی تخلیق ہو ، وہ یہ کہ پولیس والے مخصوص مجرمانہ سرگرمی کے بارے میں پائے جانے والے ایک فرد کو نشانہ بنانے کے بجائے پوری کمیونٹیز کو شکوک و شبہات کی بنیاد پر پولیس کی نگاہ داشت ہو سکے-

2. موکاسی ہدایات کے تحت رازدارانہمخبر

جبکہ موکاسی ہدایات اور ڈی-آي-او-جیز ایف بی آئی مخبر بھرتی کرنے اور انہیں مخصوص مجرمانہ سرگرمیوں کے کسی بھی شبہ کے بغیر کمیونٹی کے اندر اپنی جگہ قایم کرنے غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دیتے ہیں- علاوہ ازیں مخبروں کو دوسری صورت میں غیر قانونی کارویوں مکں مشغول کر کےان پر افرار کو پھانسنانے جعل میں پھنسانے پرکوی پابندی عاید نہیں کرتے- موکاسی ہدایات، اٹارنی جنرل کےہدایات کے مطابق ایف بی آئی کو خفیہ انسانی وسایل کے استعمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مگر 2006 میں اس وقت کے اٹارنی جنرل البرٹو گونزالیس نےان ہدایات کو نافذ کرنے اور مخبروں کے ذرائع کے استعمال پر اضافی رہنمائی کی هے- دونوں موکاسی اور گونزالیس ہدایات واضح طور پر مخبروں کو غیر قانونی سرگرمی میں نہ صرف مشغولت، بلکہ غیر قانونی کارروائیوں مین غورطلب اختیارت بہی د یے ہیں- اصل میں، ایف بی آئی ایجنٹ کی طرف سے کیجانے والی کارروائیوں کے دوراں ان کے تشد د کے استعمال پرکوئی حدود قایم نہی کیے ہیں-

ایک حالیہ رپورٹ 2010 کے مطابق ، محکمہ عدالت و انصاف (او-آی-جی) کی طرف سے، ایف بی آئی کو دی ہوی ہدایات کی تحقیقات پر،جو ایف بی آئی کی تعمیل کے بارے میں هے، گھریلو وکالتی گروپوں نے اپنے خدشات کو اٹھایا هے- مثال کے طور پر ، محکمہ عدالت و انصاف نے جن دستاویزات کا جایزہ لیا هے اس سے پتہ چلا ہے کہ ایف بی آئی نے" جنگ کےمخالف خیالات کے نتیجہ کے طور پر " کسی خاص گروپ پر توجہ مرکوز کرنے کا "تاثر دیا" هے- محکمہ عدالت و انصاف او-ای-جی مزیدمعلوم کیا کہ ایف بی آئی نے وکالتی گروپوں کی تحقیقات کی مدت میں نہ صرف اضافت کی بلکہ ایف بی آئی اور غلط طریقے سے اور اعتراض کن تراکیب سے ان کے ارکان کو بغیر بنیاد کے شامل کر کے ،اور " ساتھ ہی ساتھ" فائلوں میں پہلی ترمیم کی معلومات ناجائزہ طورجمع کرنے کےطریقہ کار کو برقرار رکھتے ہوے استعمال کیا هے-

3. پھنسانےکا دفاع

جیسا کہ پچھلے حصہ نے ظاہر کیا کہ، ایف بی آئی کی متعلقہ ہدایات کی دستیابی، مخبر سمیت انکی پھیلی ہوی ترکیبیں، نگرانی کے آلات، اور انکے بہت ہی کم روک تھام کے طریقوں کی فراہمی کرتی ھے- تاہم ، ایک مخبر کے جارحانہ تحقیقاتی طریقہ کاراور اسکا استعمال، بعد کو فرد جرم عائد ہونے والوں کے پھنسانے کے دفاع میں اضافہ کر سکتے ہیں- ایک کامیاب جال میں پھنسانے کےدفاع میں مدعا علیہ کو ثبوت میں دکھلانا ہو گا کہ ممکنہ طور پر مخبر کے ذریعے حکومت نے اس کی حوصلہ افزائی کی، الزام جرم عائد کرنے کے لئے ضروری رغبت دلای ھے - اگر مدعا علیہ یہ دکھانے میں کامیاب ہو جاے تو ، حکومت کو ثابت کرنا ہوگا کہ بلا شبہ مدعا علیہ کا ارتکاب جرم رغبیت کی تہمت سے باہر یا خارج نہی ھے-

اگرچہ اس طرح کی کامیابی ابھی باقی ہے- پھانسنانے کا دفاع، وفاقی مجرمانہ دہشت گردی کے مقدمات کو اٹھایا ھے جس میں خفیہ اجرت یافتہ مخبر پران کا انحصار ہے. مدعا علیہ عام طور پر بتانا چاہتے ہیں کہ حکومت کے ایجنٹ نے انہیں جرم ٹہرانے کے لئےاکسایا اور حوصلہ افزائی کی ہے ، اس طرح بوجھ حکومت کی طرف منتقل کر کے ایک مناسب شبہ سےبالاتر ثابت کرنے کے لیے، انفرادی طور پر مدعا علیہ کے جرم کومخبر سے ملاقات کرنے سے پہلے کا ارتکاب تہمت کے قابل بتلایا ہے. لیکن پھانسانے کی دفاع نے مستقل طور پر ناکام ہوی ہے، اور ثابت کر دیاھے نہ تو کوی کارواى میں ترغیب دی گی ھے نا یہ کہ حکومت ایک مناسب شبہ سے تہمت کی باہرھے[3]-

---

3 ” مناسب شبہ کی تہمت سے باہر“ ایک امریکی قانونی اصطلح ہے جس کی رو سے،امریکی مجرمانہ مقدمات میں، اوکلا کو ثابت کرنا پڑتا ھےکہ“ کوی بہی شخص اس وقت تک مجرم نہیں ٹہرایا جا سکتا، جبتکہ وہ بےقصورھے“؛ بنیادی طور پرحکومتی اوکلا کومدعا علیہ کو مجرم ٹہرانے میں ایک مناسب ثبوت کی توضیح کرنی پڑتی ھے- جس سے اسکا ارتکاب جرم ثابت ہو-

III. واقعات

یہ حصہ نیو یارک کے علاقے کے تین مقدمات کی وضاحت کرتا ہے- جس مین حکومت نے مسلمان کمیونٹیزکی نشانہ بندی میں مخبروں کو استعمال کیا ھے- تاہم ، یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ ان ہتھکنڈوں کا استعمال نیویارک یا نیو جرسی تک ہی محدود نہیں ہے . ملک بھر میں اسی طرح کے خدشات کو اٹھایا گیا ہے- جس سے معلوم ہوتا ھے کے ارد گرد میں ایک بڑی تعداد ان معاملات میں ملوّث ہے ، جس کی بنا پر تجویز قانون نافذ کرنے والے اداروں کی سرگرمیوں ملک بھر میں مسلم کمیونٹیز کی نشانہ بندی کا وسیع تر پیمانے ان مقدمات میں انکی کارکرد یگیوں پرتفصیلی روشنی ڈالتے ہیں.

ان کاروا یوں کی پیروی ’مدعا علیہان کے خاندان کے ارکان، عدالتی دستاویزات ، اور میڈیا کے نقط نظر کے ساتھ انٹرویو کے امتزاج سے تیار ہوی ہیں . ان کارویوں میں حکومت نے ایک طرفہ مد نظرکیساتھ کوشش کی ھے کہ وہ مدعا علیہان کو دہشت قرار دے اور اس سے ہٹ کر ایک ایسا خاکہ کھینچتی ھے جس سے حکومت کے کردار کی ایک مکمل تصویر سامنے آ تی ھے کہ حکومت نے ان مقدمات کےمعاملات میں پلاٹ کی کس طرح تعمیر کی ھے اور کیسےاپنی غیر مہذب حکومتی پالیسیوں، طرز عمل اور کارکردگیوں کو اپنایا ھے جوانسانی موت کی تلاش کو اجاگر کرتے ھیں- دہشت گردی کے یہ الزامات سے مدعا علیہ پر انتہای بھیانک سایہ پڑا ھے، انکے خاندانوں کے اراکین نےانکے بیٹوں کھو دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ، پتیوں ، بھائی ، یا باپ دادا کوہراساں ہو کر حکومت کے اکساے ہوے پلاٹس کے نتیجے میں بدنامی کا سامنا کرنا پڑا ھے-

A. ڈیوڈ ولیمز -- ” نیو برگ چار نیوبرگ“، نیویارک

خاندان

جب ڈیوڈ ولیمز 10 سال کی عمر کا تھا ، اس کی ماں الزبتھ نے بروکلن سے نیوبرگ خاندان کو منتقل کر دیا تھا- ڈیوڈ (داود) کے باپ منشیات کے الزامات پر جیل گئے تھے اور وہ شہر میں جرائم سے دوری حاصل کرنا چاہتی تھی- لیکن نیوبرگ شہرزوال پر تھا. داؤد جب بڑا ہوا ، وہ منشیات فروخت کرنا شروع کردیا اور آخرکاراسکو پانچ سال قید کی سزا بھگتنی پڑی-

اسکی رہای کے بعد 2007 ء میں 24 سال کی عمر میں ، داؤد نے پھر سے اپنی زندگی سنوارنی شروع کردی. کوئی ہائی اسکول کی ڈگری کے بغیر، اور اسکی قید کی سزا کے ریکارڈ کے ساتھ ، اسے اہم مقابلوں کا سامنا تھا. بہر حال ، الزبتھ یاد کرتی ھے ، ”وہ اچھا کیا کر رہا تھا. میں نے اسے بتایا ، اگرچہ تم نے ایک جرم کیا ہےپھر بہی تم کالج جا سکتے ہو ”. اپنے سیکھنے مشکلات کے باوجود ، وہ ”آسا“ بروکلن کالج میں اسکی تعلیم کے لیے کوشاں تھا-

اس کے چھوٹے بھائی لارڈ میک ویلیمس کے لیے داؤد ہی والد جیسا تھا- رونوں کے لیےدوسرا بھائی تھا، حسن ، ڈیوڈ ،اورلارڈ اسی کو اپنی طرح کی غلطیوں سے د و رکتا تھا- وہ کہتا تھا ”انہوں نے ہمیشہ مجھ کو زندگی کی روکاوٹوں کو دکھانے کی کوشش کی ، مجھ سے کہا کہ اسکول میں رہنے کے لئے ، سڑکوں سے دوررہنا چاہیے“. 2009 کےاوایل میں لارڈ فوج میں شامل ہونے پر منصوبہ بندی کررہا تھا ، ساتھ مین ان کی نظر اشرافیہ بحریہ کے ”سیل“ پر مقرر تھی- مارچ میں ، تاہم ، اس کا پیٹ ایک خوفناک طریقہ سےبڑھ گیا اور ڈاکٹروں نے اس کے جگر کے کینسر کی تشخیص کیا اور لارڈ کو فوری طور پر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور ڈیوڈ کے لیے یہ سانحہ، تباہ کن تھا .

”پہلی بار میں نے ڈیوڈ کو روتے دیکھا تھا ،“ لارڈ نے کہا کہ. ”اسے میری حفاظت کرنے کے قابل نہ رهنے کا دکھ تھا-“ اس صورت میں،میں سونچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس نےکیا محسوس کیاھو گا“-

الزبتھ ، ڈیوڈ کے اسطرح کے رد عمل کے اظہار سے متوقع تھی . ”میں نہی چاہتی تھی کے اسے بتلاوں یہ کتنا سنگین مسلہ تھا ، کیونکہ اسے ڈر تھا کہ وہ کہیں فروخت منشیات کو واپس نہ چلا جاے. میں نے اسے بتایا کہ لارڈ سب ٹھیک ہو جائے گا“.

ڈیوڈ کی چاچی ، الایشیا میک ویلیمس، کو یہ وقت اچھی طرح یاد ھے. ” جب ڈیوڈنے اپنے بھائی کو تقریبا پانچ مرتبہ مر کردوبارہ واپس اتے دیکھا، تو وہ جانتا تھا کہ لارڈ کو ایک نیۓ جگر کی ضرورت ہے.اس سارے تجربہ نے اسکا سر چکرا دیا تھا“-

کیس

اپریل 2009 میں ڈیوڈ کے سامنے پیسےبنانےکا ایک موقع سامنے آیا-جس سے وہ لارڈ کی نہ صرف ضرورت پوری کر سکے گا بلکہ اور بہی- اس کا ایک واقف کار جس کا نام جیمز کرومٹی تھا بتلایا کہ وہ ایک امیر پاکستانی بزنس مین جس کا نام مقصود ہے، اسے جانتا ہے جو دعوے سے کہتا ہے کہ اسکا دہشت گردوں سے تعلق ہے،اس نے 250,000 ڈالر   کی پیشکش ، کئی لگژری کاریں ، اور ایک حجام کی دوکان کے لئے فنانسنگ کرکے اس کی مدد کرنا چاہتا ہے مقصود نے کرومٹی کو کہا ہےکہ، اس سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک دہشت گرد حملہ کرنا پڑے گا- اس کام میں اسے نگراںکاروں کی ضرورت ہے- اس نے نگراںکاروں کو تلاش کرنے کے لئے کہاہے، مقصود نے بار بار اصرارکیا

ھےکہ انکو مسلمان ہونا چاہیے- جو انہیں پلاٹ کی تکمیلی سے قبل پیسے ادا کریگا- اصل میں کرومٹی نے پلاٹ حاصل کرنے کے لئے یہ منصوبہ بندی کی تھی.. جیسا کہ ڈیوڈ نے بعد کو بتلایاکہ ، کرومٹی نے کہا تھا، بہر حال کسی کو بہی، کوئی چوٹ پیٹ نہی لگےگی-

مقصودکا اصلی نام شاہدحسین تھا. وہ پچلے اٹھ مہینوں سےایف بی آئی کا اجرت یافتہ مخبر تھا - وہ کرومٹی کو ایک مقامی کنیسہ (سیناگاگ) میں بم نصب کرنے کے لئے ترغیب دے رہا تھا- اسکو اصل میں نیوبرگ کی ایک مقامی ’مسجد اخلاص‘ پر رپورٹ کرنے بھیجا گیا تھا- اس نے مسجد کےامام پر توجہ مرکوز کرکے ، متعدد بار مسجد میں باقاعدگی سے متشدد جہاد کے بارے بات چیت میں مشغول کرنے کی کوشش سے متقید یون کےمشکوک ہونے میں اضافہ ہوگیا تھا. کے بعد وہ اس کی طرف سے

حسین کو ایف بی آئی کی جانب سے تفتیش کرنے کا پہلےسے تجربہ تھا. اس نے قبل ازیں ایف بی آئی کی مدد کی تھی اور ایک پتزا پارلر کے مالک اور آلبنی میں ایک مقامی امام کے خلاف ایک متنازعہ مقدمات میں سزا دلوای تھی. ظاہر ھے کہ حسین کی سخاوت کرومٹی تک ہی محدود نہی تھی اس نے الزبتھ کو بتلایہ تھا کہ جب لارڈ بہتر ہو جاےگا ، تب یہ بیہودہ پورے خاندان کو ’ڈ زنی ورلڈ‘ کو لےجائے گا . لارڈ کی یاد کرتا ہے ، ”جب میری ماں نے مجھ سے کہا تھا کہ ، میں نے سوچا ، کہ یہ اس کی خوش اسلوبی ہے“-

13 مئی ، 2009 ، ایف بی آئی کی ہدایت پر، حسین نے کرومٹی ، ڈیوڈ ، اور دو، یعنے پاین لگیرے اور اوناتا ولیمز (جسکا داؤد سے کوئی تعلق نہیں) کو مختلف کنیسہ پر نگرانی کرنے کی غرض برانکس لئے گیا. اس کے بعد اس وہ ان سب کو اسٹنگر میزائل دیکھانے کےلیے کنیکٹیکٹ لئے گیا، بتلایا کہ یہی استعمال ہوں گے. یہ لوگ شاید نہی جانتے تھے کہ وہ ہتھیار جعلی ھیں اور ایف بی آئی کی طرف سے فراہم کیے گئے ہیں.

20 مئی کی رات ، حسین نے کرومٹی ، پاین ، اور دونوں ولیمز کو لے گیا- ایف بی آئی نے مجوزہ نشان‌شدہ جگہوں کےسامنے دو گاڑیوں کو رکھ چھوڑا تھا - اور حسین کو ہدایت کی کہ، کرومٹی ان کے ٹرنک میں دھماکہ خیز مواد رکھے گا- حسین اور ڈیوڈ کو پہلے سےچھوڑدیا گیا تھا اور پھربقیہ مرد کو پہلی گاڑی کے پاس ڈ ریبو کر کےلے جایا گیا. دوسری گاڑی تک پہنچنے سے پہلے حسین نے ان کی ریکارڈنگ کا آلہ چلا دیا. کچھ ہی دیر بعد چاروں کو گرفتار کرلیا گیا تھا.

اس وقت لارڈ نیوبرگ میں گھر پر تھا. وہ صرف کیموتھیریپی سے گھر آیا تھا اور ایک دوست کے ساتھ تاش کھییل رہا تھا- ”میں نے دروازے پر ایک (بوم) یعنے زوردارآواز سنی- میں نے سوچا کہ کچھ نہ کچھ غلط ہوا ہے ، کیونکہ یہ ایک دستک کی آوازنہی تھی، بلکہ یہ دروازہ پرکسی کے لات مارنے کی آواز تھی. تو پھر ”سوات“ کی ٹیم ایک دم حملہ آورہوی ، میں نے میرے ہاتھ اوپر اٹھا لیے ، اور بیٹھ گیی ، ”لارڈ اور اس کے خاندان کے دیگر اراکین کو باہر لے جایا گیا، اور پھردیکھا کے سب سے پہلے ایف بی آئی نے ان کے گھر سے ثبوت کو ہٹا دیا ہے“- انہوں نے کہا کہ ، میں نے سوچا کہ شاید ہمارے گھر میں میرے بھائی نے منشیات کا ذخیرہ رکھا تھا. لیکن پھر میں نے ، دہشت گردی ، وسیع پیمانے پر تباہی کےالفاظ کی سماعت شروع کر د یی، اور میں بہت الجھن میں تھی“.

پہلے ، الایشیا اس کے بھتیجے پر غصہ میں تھی کہ ہدایت کے باوحود "میں نے سوچا کہ، F *** تم نے یہ کیا کیا؟" لیکن اس نے کیس کے بارے میں جتنا سیکھا ہے ، اس نے اتنا ہی اپنے غصہ کو حکومت کی طرف منتقل کر دیا ہے.

"ہمیں ایک سیاسی کھیل میں کھیں‌چاگیا ہے . ایف بی آئی نے خود کیس کی ہدایت کاری، لکھای،اداکاری اور ، پیشکش کی ہے ، اورانکی طرف سے ہم انکی ضرورت کی کٹ پتلیاں تھے. "وائٹ پلینس کے علاقوں میں ابتدائی جیوری کے انتخاب کے موقع پر ، وہ یاد کرتی ہے کہ ،" انہوں نے چھت پر فوجی رکھےتھے. وہ صرف دیکھا وے کے لئےکیا گیا تھا".

الایشیا بھی یاد کرتی ہے کہ جب داؤد کو وائٹ پلینس کے علاقوں میں قیدمیں بند کیا گیا تھا ، تو لوگوں نے ان اسکے دروازے کے تحت نوٹ رکھے تھےجس میں اسکو ایک دہشت گرد انا تھا. انہوں نے انصاف کی کوشش کی تھی ، اور جبکہ اسکو قید اندر ہی سزا سنائی گیی تھی - گارڈز کو اس پر سخت محنت لئے جانے کےلیے کہا گیا تھا . ان صورتوں میں آپ، ثبوت مجرم تک کے مجرم ہیں".

اکتوبر 2010 میں ، جیوری نے آٹھ دن غوروخوص کے بعد ، مجرم کے فیصلےالٹ کر کررکھ دیے . 3 مئی ، 2011 پر ، جج نے حکومت کے اشتعال انگیز طرز عمل اورلوگوں کو پھنسانے کی کارکردیگی کے باوجود مقدمے کی برخاستگی، مدعا علیہان کے لئے کے ٹھکانوں پر واپس جانے اورالتواء کی تردید کی ہے. سزا جون کے لئے مقرر کی گیی ہے. الزامات میں کم از کم 52 سال کی سزا سےلےکر ، ان مردوں کو زندگی تمام جیل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے.

اثرات

خاندان کا گہرا نقصان پہنچا ہے- ڈیوڈ کی گرفتاری کے بعد سے ، الزبتھ زندگی کی جدوجہد میں مبتلا ہے- وہ کہتی ہے. " جن دوستوں کو میں نےدوست سوچا تھا وہ دوست نہی ہیں، میں نے کیا تھا جہاں اصل چھاپہ پڑا تھا وہ اپارٹمنٹ سے بے دخل کیا گیا تھا – اسکے لیے ایک مشکل کام بن گیا ہے- ایک باقاعدہ رہایش تلاش کا ملنا دشوار ہوگیا ہے رب (لارڈ) ، اب 22 کا ہوچکاہے ، ذمہ داری محسوس کرتا ہے. اس کے دماغ میں یہبس گیا ہے کہ ، "کیونکہ میں بیمار ہو گیا تھا اسلے ڈیوڈ کو اس نےاس حال میں ڈالا ہے" گرفتاری کے بعد سے ، وہ مسلمان ہونے کےواطے اس پر ایک ہونے الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ دہشت گرد کا بھائی ہے اور ہراساں کیا گیا ہے- "ایک دہشت گرد کہلانے جانے سے زیادہ درد ہوتا ہے بہ نسبت لوگ دوسری طرح نام د ہی کرتے - کبھی کبھی میں مایوس‌ہو کر زندگی سےہاتھ دھودینا چاہتا ہوں- مجھے لگتا ہے کہ ، اگر زندگی اتنی ہی مشکل ہے تو شاید موت آسان ہو گی"- تھوڑی دیر کے لئے وہ اپنے کے کینسر دوایئیوں کو لینا بھی بند کردیتا ہے- میرے بھائی نے کہا تھا، تم اپنی دوائی نہیں لوگے، توتم مر جاو گے ، پھر ماں کی دیکھ بھال کون کرے گا ؟ اب میں دیکھ رہا ہوں کہ خود غرض تھا. اب میں میری دوا لےنے جا رہا ہوں. میں میری ماں کے ساتھ د ینے کی کوشش کر رہا ہوں".

الایشیا میک ویلیمسکو، اس کی کمیونٹی کی دست برداری کےاحساس ، اسکے بھتیجے کے مسایل اور مقدمے کی پیروی نےاسے ایک اہم رہنما / آرگنائزر بنا دیا ھے- الایشیا کوخاص طور پر اس کیس پرضایع کیے جانے والے وسائل کا بیحد افسوس ہے چونکہ" نیوبرگ ایک انتہائی غریب شہر ہے،.. انہوں نے اس پورےتہلکہ کو پیدا کرکے ایک جعلی کیس بنا کر کتنا پیسہ خرچ کیا ؟ انہی لاکھوں ڈالر کو ہمارے معاشرے کے مستقبل کے لیے سرمایہ کاری میں لگانے کی ضرورت تھی- نہ کے جعلی کیس پر جس سے کوی بہی محفوظ نہی"

ہمیں خود سوں‌چننے کی ضرورت ھے کہ، حکومت کی فریب کاری سے ہم کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں- جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کوی ڈر نہیں لگتا؟ وہ کہنے لگی،" نہیں میں وقت کے آخر تک داؤد کے لئے لڑتی رہوں گی. "

الایشیا کو فوری طور پر احساس ہوا ہے کہ ڈیوڈ کے مقدمے کی طرح درجنوں مقدمات مین گورنمنٹ نے مخبروں کو مسلم کمیونٹیز میں داخل کیا ، من گھڑت پلاٹ میں حصہ لینے میں، مسلمان نوجوان کو لالچ دلایا ہے اور کئی دوسرے خاندانوں کے ساتھ ملکر بات چیت کرنے پر زور دیکرقریبی ہو گیا اور الایشیاکا کہنا ہےکہ "اسکو ڈر ہے کہ اپنے پیاروں کی طرف سے بولنے کے ساتھ ساتھ ان سےنمٹنا بہی سیکھنا ھے"-. الایشیا کا مزید کہنا ھے کے ان مشکلات کے باوجود ڈیوڈ کیس کے ارد گرد ایک مثبت عمل کے لیے ایک مثبت تنظیم بھی کار عمل ہے- کا کہنا ہے کہ. "میں نئے ثقافتوں اور مذاہب کے بارے میں سیکھ رہی ہوں." لیکن اس نے اصرار کیا کہ مسئلہ خصوصی طور پر ایک مسلمان کا ہی مسلہ نہیں ہے. " امریکی ہونے کی وجہ سے یہ ہم سب پر اثر اندازھے"-

چس طرح لارڈ نے کہا ''سب سے پہلے ، میں نے خود سے پوچھا کہ، میرا خاندان کیوں؟ لیکن پھر مجھے پتہ چلا کہ یہ ہم سے بھی بڑا مسلہ ہے. "

B. الجیویر ، دریتان ، اور الجیویر ڈوکا - "فورٹ ڈیکس فایو" (چیری ہل ، نیو جرسی)

خاندان

خاندان سب بھا ئیوں الجیویر ، دریتان ، اور الجیویر ڈوکا کےلیے سب کچھ تھا-. وہ سب ان کے والد کی چھت سازی کے کاروبار کے لئے ہفتے میں ساتوں دن کام کیا کرتے تھے، تا کہ اور ان کےباپ ، فیرک ڈوکا ، پر زور دیا گیا تھا کہ وہ ریٹائرھو جاییں -. فیرک کو یاد ہے ، "انھوں نے مجھے کام کرنے سے روک دیا تھا، انہوں نے مجھے بتایا کہ، 'تم اب کام نہیں کرو گے ، تم نے کافی کام کر لیا ہے . جب تم اس ملک میں آے تھے ساتھ کچھ نہیں لاے تھے ، تم نے ہمارے لئےکافی کام کر لیا ھے- تمہارے اور ممی کے لئے اب کوئی کام نہیں.'".

جب یہ بھائیاں کے خاندان کی مدد کے لیے کام نہیں کیا کرتےتھے، تب وہ دریتان کے پانچ بچوں کے ساتھ اپنا خالی وقت گزارا کرتے تھے- "ہم لوگ ہمیشہ پارک جاتے، پکنک کرتے ، ہم ہر سال 'چھ فلیگ' کے لئےجاتے، اور ہر جمعہ کو ہم مسجد جایا کرتے تھے- . ہم سب لوگ ایک خاندان کے طور پرہر وقت ساتھ مل کربہت مزہ کیا کرتے تھے- ہمارا خاندان ہمیشہ ساتھ رہا کرتا تھا -"دریتان کی سب سے بڑی بیٹی، لیلا ڈوکا بتلاتی ہے، جب دریتان یہاں سے چھوڑ کرایک قریبی اپارٹمنٹ میں ایک سال کے لیے اپنےخاندان کو منتقل کر دیا ،تب سے تینوں بھائی اور ان کا خاندان اور ان کے والدین چیری ہل ، نیو جرسی میں چھوٹے بھائی بوریم کے ہاں ساتھ ، ایک ہی گھر میں رہتے تھے.

ڈوکاؤ نسلی البانی ھیں، جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہجرت کر گئے تھے جب الجیویر ، دریتان ، اور الجیویر چھ ، چار ، اور ایک اور ڈیڑھ سال کی عمر بالترتیب تھے-. ضوراطا اور فیرک ڈوکا سابق یوگوسلاویہ میں امتیازی سلوک سے بچنے ، اور اپنے بیٹوں کی بہتر زندگی بنانے کی خاطر امریکہ آیا تھا-

ان کے کسی گماں میں بہی نہیں تھا کہ دو عشروں کے بعد ان کے بیٹے خود تعصوبات سے متاثر ہوںگے ، اس ملک میں جس پر انہوں نے یقین کیا تھا، اسی ملک کے ہاتھوں انکے تینوں لڑکوں کو، ایک پلاٹ کےنتیجہ میں، ان تینوں کی زندگی کو امتیازی سلوک کےہاتھوں پر ختم ہونا پڑے گا – اور ان سب کو دہشت گردی کے الزامات پر ان کی زندگی کے بقیہ حصہ کے لئے جیل بھیج دیا جاے گا --- اصل میں یہ ایف بی آئی کی طرف سے بنایا ہوا پلاٹ تھا-

کیس

جن واقعات نے ڈوکاsk کی د نیاکوالٹ کررکھ دیا ، اسکے سلسلوں کا آغاز جنوری 2006 میں ہوا تھا ، جب الجیویر ، دریتان ، اور الجیویر نے اپنے والد سے پوچھا ، ایا کہ وہ اس سال پہلی بار ایک چھٹی لے سکتےھیں.

چار بھائی ایک ہفتے کے لیے آٹھ دوستوں کے ساتھ ’پاکونو‘ کی پہاڑوں میں گزارا. سفر کو یاد رکھنے کے لئے ، انہوں نے ہفتے کی چھٹی کے دورا ں اسکا ریکارڈ کیا تھا، ویڈیو فوٹیج سے ایک ڈی وی ڈی بنا لیا تھا-. ان کا سب سے چھوٹا بھائی ، بوریم ڈوکا ، سفر پر تھا، بتلاتا ہے کہ، ”ہم 11 لوگ ، اور ہم سب کے لئے اپنےخرچ پر کاپیاں بنانا چاہتے تھے، تو ہم لوگ سرکٹ سٹی گئے تھے- ویڈیو کی کاپیاں بناتے دیکھ کر کلرک نےیہ بہی سنا ہے کہ ہم نے ٹیپ میں اللہ اکبر [خدا عظیم ہے] کہا ھے ، اور پولیس سٹیشن میں ایک کاپی دے دیا. انہوں نے اسے ایف بی آئی کو دےدیا ، اور پھر ایف بی آئی نے ہمارا پیچھا کرنا شروع کر دیا. ”

چھٹی کے ویڈیو فوٹیج جسکو مذاق میں کھیںچا گیا تھااسکی ڈی وی ڈی دیکھنے سے ظاہر ہوا ہےکہ ڈوکاs بھائیوں اور اپنے دوستوں نے تفریحی سرگرمیوں میں گھوڑوں کی سواری ، اسکینگ ،   پینٹ بال کھیلا ، ایک فائرنگ رینج میں شوٹنگ بہی کی- اسکے بعد ایف بی آئی نے ڈوکا بھائیوں اور ان کے دو دوستوں ، محمد شنیور اور سردار تاتارکو بلاآخر، ایک سال سے بھی زیادہ تک کا، ایک مہنگا اورتحقیقاتی موضوعات کے لیے بہترین طور پر نشانہ بنایا -

حکومت نے چیری ہل کو اجرت یافتہ مخبروں ، محمود عمر اور بیسنیک بکالی ، کو بھیجا - ڈوکا بھائیوں کو خاص طور پر ’بکالی‘ ،جو ایک البانی قومی تھا، ان سے قریب ہو گیا. یہ بھائی ’بکالی‘ کو اپنےگھربہی لےآے، جہاں ضوراطا نے اسکے لیے البانی کھانا پکایا. ”ہم اس کا احترام کرتےتھے- وہ ہمیں ایک بیٹوں کے طور پر محبت کرتا تھا ، ” فیرک کی وضاحت کرتا ہےکہ بھائیوں نے سوچا کہ بکالی ان کے دوست تھا- اصل میں حکومت نے اپنی طرف سے اسکو اجرت، اورقانونی حیثیت دےکر ڈوکا خاندان پر جاسوسی کرنے کے لیے بھیجاتھا-

ایک سال سے زیادہ کے دوران ، عمر اور ’بکالی‘ نے   ڈوکا بھائیوں ، شنیور ، اور تاتار کے ساتھ بات چیت کے سینکڑوں گھنٹوں کی خفیہ ریکارڈنگ کی - دونوں مخبروں نے تشدد کی بات کرتے ہوے ساتھ ہی ساتھ انکی مرد نگیوں کواکساتے ہوے سوالات کی بوچھارکرتے تھے، ان کی مردانگی کو ابھارتے ہوے پوچھ گچھ کے علاوہ، اور اسلام کے نام پر تشددی کارروائیوں کا ارتکاب کرنےوالے افراد کے ویڈیوزرد کھلاتے ، اور پھسلا کر انکو ایسی کارروائی کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے تھے-

 اگست 2006 ء میں ، مخبر عمر خصوصی طورپر محمد شنیور کو قلعہ ڈیکس اور دیگرجگہوں پرکار میں ڈریوکر کے لے گیا-جن کو بعد میں گورنمنٹ نے منتخب شدہ کی جگہیں بتلایا -چند ماہ بعد عمر نے ہتھیاروں کی ایک فہرست لیکر بھائیوں کے ساتھ رابطہ کیا، انہیں اور زیادہ بندوقیں کی خریداری میں مدد کرنے کی پیشکش کی- بوریم وضاحت

کرتا ہے کہ ، "میرے بھائی بندوقیں چاہتا تھا کیونکہ وہ پاکانوس کو پھر اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا اورچاہتا تھا تاکہ ایسے ایک بڑے گروپ کے ساتھ ، ںشانہ بازی کی شوٹنگ کےدوراں انہیں قطار میں انتظار نہیں کرنا پڑے".

یہ بھائیی ان کی اپنی اگلی چھٹیوں تک پہنچ بہی نہیں پاے-7 مئی ، 2007 ، دریتان اور الجیویر کو گرفتار کر لیاگیا جب وہ بندوقیں لینے چلے گئے تھے - الجیویر بوریم اور دریتان کے پورے خاندان کے سامنے دریتان کے اپارٹمنٹ پر گرفتار کیا گیا تھا-

مقدمہ کی کار وایی 'کیام ڈن' ، نیو جرسی میں ہوی – ضوراطا اور فیرک کا کہنا ہےکہ اس مقدمے کی سماعت کے دوران "آٹھ ہفتوں میں سے ایک دن بہی ایسا نہ تھا جبکہ ہم نےعدالت میں9 بجے سے لیکر 03:4 شام تک کی حاضری نہ دی ہو"

تین ڈوکا بھائیوں ، محمد شنیور ، اور سردار تاتارکو قلعہ ڈیکس پر ہتھیاروں کو قبضے میں لے کراس پر حملہ کرنے کی سازش کا الزام عائد کیا گیا تھا. اس سازش کےمقدمے میں ، کسی بھی رکن کے کسی بھی عمل میں مجموعی طور پر کوی بہی گروپ کے ساتھ منسوب نہی تھا- مخبروں نے جان بوجھ کر بھائیوں ، شنیور ، اور تاتار کے درمیان کافی تعلقات بتا کر دلیل کی تخلیق کی کوشش کی-

اگرچہ (پھانسانے) کی دفاع کےلیے یعنے ان لوگوں کوپھنساے جانے کے لے بنیادی ثبوت تھے ، ڈوکا برادران کی کسی بھی پلاٹ میں بیداری کی کمی بہی تھی لیکن اسکے بجائے'وکلاء نے بھائیوں پر توجہ مرکوز کی'. ان کا کہنا تھا کہ بھائیوں نے مبینہ طور پر جرم کا ارتکاب کرنے کے لئے انکا کسی معاہدے کا کوئی علم نہیں تھا اور اس کے نتیجے کے طور پر سازش کو ثابت کرنے کے لئےیہ ناکافی ثبوت بنا-. مخبر عمر نےبھی کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ڈوکا بھائی کو منصوبہ بندی کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا اور نہ ہی ہے شنیور کےقلعہ ڈیکس جانے کا کوئی علم تھا ، ڈوکا بھائیوں کو بھی 'مخبر کی طرف سے متشدد جہاد کے لیے حمایت کا اظہار میں اکسانے کی کوشش کو ٹیپ کو سنا مسترد کردیا گیا تھا-

. . مثال کے طور پر ، الجیویر کے وکیل نے اپنے ابتدائی بیان میں کہا تھا کہ الجیویر ٹیپ میں کہہ رہے ہیں کہ "ایسے حملے کرنا "حرام" یا ممنع هے"- سنا جا سکتا ہے،اور یہ کہ امریکی سرزمین پر فوجیوں کے ایسے اقدامات کو وارنٹ کرنے کے لئے کچھ نہیں کہا ہے.

بہر حال ، جیوری نے ڈوکا بھائیوں کو اورانکے اپنے ملزم دوستوں کو سزا سنائی- حکومت کی ایک غیر معمولی درخواست پر فضیلت دیکر ، جیوری کہ مقدمے کی سماعت کو گمنامی میں رکھا تھا- جماعتوں کے کہ کمی بھی ارکان ، ان کے وکیل ، عوام ، یا میڈیا مقدمے میں جیوری کی شناخت کے بارے میں لا علم تھے - گمنام جیوری کے استعمال کے باوجود جیوری نے خود کو تعصوبانہ طور پر اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی ضرورت کی خاطر مدعا علیہاں کو خطرناک، بنا کر تنقید کا نشانہ بنایا - مقدمے کی سماعت کے بعد ، جورر نمبر تین نے عام طور پر کہا کہ جیوری کو اس بات کا

یقین تھا "وہ اسی کام کے لئے جا رہے تھے"یعنےکہ یہ افراد فورٹ ڈیکس آرمی بیس پر حملے کے لئے گے تھے- ڈوکا خاندان نے جیوری کی غیر جانبداری کو قابل سوال سمجھا، خاص طور پرنمبر تین جورر جس کا ایک بیٹا نیوی میں رہ کر عراق میں زخمی ہوا تھا، عام طور پر تسلیم کیا کہ مقدمے کی سماعت میں اس نے کچھ ویڈیوزمیں مخبروں کو یا ان مردوں کوڈاؤن لوڈ کرتے دیکھا ھے، جس نے اسکے بیٹے پر حملے اور زخمی ہونے کی یاد دہانی کروای تھی-

اثرات

فیرک اور ضوراطا ڈوکا تارکین وطن کے طور پر امیدیں لے کر اس ملک میں آے ، زبان سیکھا ، ایک کامیاب کاروبار شروع کیا ، کمیونٹی میں احترام حاصل کیا، اور سب سے اہم بات یہ کہ ایسا پیارا خاندان پیدا کیا تھا کہ جس کے افرار ایک روسرے قریب تھے۔

جب حکومت نے ان کے بیٹوں کو نشانہ بنا نے کا فیصلہ کیا، تو یہ سب کچھ تبدیل کردیا گیا- الجیویر ، دریتان ، اور الجیویر اب تقریبا چار سال کے لئے جیل میں، قید میں ھیں-وہ زندگی تمام کے لیے وہاں رہیں گے، جب تک ان کی اپیل کامیاب نہ ہو، ضوراطا مقدمہ کے تباہ کن اثرات کو ان کی زندگی پر دیکھتے اور واضح کرنے کے لئے جدوجہد میں ہیں- "ہم اس کی وضاحت نہیں کر سکتے ہیں. ہم لوگ کس قدرخوش رہتے تھے، اب ہم وہی لوگ نہیں ہیں... ہم یہاں نہیں ہیں"-

جس رات ایف بی آئی نے ان کے بیٹوں کو گرفتار کیا تھا ، فیرک ڈوکا کو ایک ماہ کے لیے گرفتار کیا گیا تھا- اسکو امیگریشن کی حراست میں رکھا گیا تھا- ان سب حالات کے درمیاں، ضوراطا یاد کرتے ہیں، دریتان خاندان سرسری اپارٹمنٹ سے بے د خل کیا گیا تھا وہ کرائے پررھتا تھا-

'اسکے [مالک مکان] نے کہا کہ' تم لوگ اپارٹمنٹ سے نکلو، تم لوگ دہشت گرد ہو، ' انھوں نے ہمیں اپنے کپڑوں کو حاصل کرنے کے لئے تین دن کا وقت دیا تھا- ہم اپارٹمنٹ سے کپڑے حاصل کرنے کے لئے گے تو میرے پاس ٹرک تھا- لیکن کوئی بھی ڈرائیوراوریا کوئی بہی مدد کرنے کے لیے تیارنہی تھا- ہمارے گھر کو خبر گیروں نے اطراف سے گھیر لیا تھا- ان لوگوں کے درمیاں سے گھس کر کپڑوں کو لانا تھا".

انخلا کے بعد ، دریتان کے پانچ بچوں کو ان کے دادا اور چچا بوریم کے ساتھ میں منتقل کر دیا گیاتھا ، تب سے وہیں رہائش پذیر ہیں-

اس کی چھت سازی کا کاروبارکوبھائیوں کے بغیر چلانےاوراپنے خاندان کے ارکان کی مدد کرنے کے لئے ، بوریم کوہائی اسکول چھوڑنا پڑا - بوریمنے کہا کہ' اس کے کہ اس کے بھتیجیاں اور بھتیجے ہیں " وہ یتیموں کی طرح ھیں-،" " اب سوائے میرے ان کی مدد کون کرے گا... میں بنیادی طور پر چار خاندانوں کی حمایت کرتا ہوں." بوریم 02 سال کا ہےاور اسکویہ ایک بھاری بوجھ نبھانا ہے- اب وہ ڈوکاہ 'کی چھت سازی ایک کمپنی کو چلاتا ہے- ؛ فیرک ریٹائرمنٹ سے واپس آکر دوسری کو چلاتا ہے-

گرفتاریوں کے وقت ، ڈوکاہ کی چھت سازی کے 400000 ڈالر ،کمپنیوں کے معاہدوں میں تھے - بھائیوں کو گرفتاری کے فوری بعد ر تقریبا خشک ہوگے ہیں- وہ لوگ جو دس سال سے سے زیادہ کے لئے فیرک کےساتھ کام کیا کرتے تھے

انہوں نے کاروبار کسی اور جگہ دےدیا ہے- ان کا سب سے بڑا گاہک ، مقامی فائر بریگیڈ ، کا کہنا ہے کہ انکو حکومت کی طرف سے خبردار کیا گیا ہےکہ وہ ڈوکاہ کے ساتھ کاروبار نہیں کریں گے-. انٹرنیٹ سائٹس پر "دہشت گردوں کی ساتھ کاروبار چلاتے ہیں کہہ کر " ان کے کاروبار پر ہراساں فون کالزکی وصولی ہونے ،اور ان کے کاروبار کو لیبل لگنے سے، انہوں نے کام دینا بند کردیا ھے- جب وہ چار بھائی، ہر بھائی کے لئے ایک بار ہمسایہ گھروں کی عمارتوں کی تعمیر کا خواب دیکھاکرتے تھے آج ، بمشکل ان کا گزارہ ہوتا ہے-

وہ پڑوس جہاں ڈوکا نےدس سال سے زیادہ کے لیے اپنا گھربنایا تھا اک دم سے درہم برہم ہو گیا ہے- اگرچہ کچھ خاندان کی بنا رشتے منسلک ہیں- لیکن فیرک وضاحت کرتا ہےکہ بہت سے پڑوسیوں نے ان سے بات کرنا بند کر دیا ہے. جب ان بھائیوں کو پہلی بار گرفتار کیا گیا تھا ، اجنبی لوگ گھر کی طرف سے ڈرائیو کرتے اور"دھشتگرد"، کہہ کر چللایا کرتے تھے- چیری ہل میں مسلم کمیونٹی نے بھی خود کو "دہشت گرد " خاندان سے دورکر لیا اوران کا کہنا ہےکہ" ہم خوف زدہ ہیں "-

فیرک اور بوریم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ اکثر جب بہی ڈرائیونگ کرتے ہوں اور انکے پورے خاندان کو شک ہے کہ ان پر حکومت کی 24 گھنٹے کی نگرانی موجود ہے-

. ضوراطا خود کےلیے اور 13 سالہ لیلا کے مقدمہ کے خلاف بولنے کے لئے بارے میں ، جوابی کارروائی کے خوف کا اظہار کرتے ہیں، " اس ملک میں لاپتہ ہو جانے کے بابت سنتے ہیں ،" انہوں نے کہا کہ ، امریکہ میں آزادی اور انصاف میں جو سابقہ اعتماد تھا وہ تتر بتر ہو گیاہے-

خاندان پرواز نہیں کرتا ، ہوائی اڈے پراکثراوقات پوچھ گچھ کا سامنا کرنے کے لئے تیارنہیں ، ضوراطا اور فیرک کو بدترین ڈراؤنے خواب آتےہیں کہ "حکومت کی جانب کے اگلے سیٹ اپ میں کو بوریم شکار بنایا جارہا ہے" ضوراطا پوچھتا ہے. "حکومت نے پہلے ہی اسکے اپنے تین بیٹوں کولے لیا ہے... ان کو بوریم کے اٹھانے سے انیں کون روک سکتا ہے؟"

اس کے بجائے ، جب ڈوکاs سفرکرتے ہین تو ڈرائیو کرتے ہیں- وہ جولائی 2010 میں براہ راست ڈرائیوکر کے دو دن کے لئے کولوراڈو گئیے تھے- جہاں یہ ماہ میں پہلی بار انہوں نے انہیں دیکھا تھا - انہوں نے، الجیویر ، دریتان ، اور الجیویر ، کوملک کی واحد "سوپرمکس" جیل میں رکھا ہے- وہ ایک گلاس کی دیوار کے پیچھے سے ان کے ساتھ بات چیت کرسکتے تھے- اور. یہ پہلی بار تھا کہ الجیویر نے اس کی بیٹی فاطمہ کو، جو اس کی گرفتاری کے بعد پیدا ہوی تھی، اس سے ملاقات کی-

جبکہ خاندان کے سبھی لوگ کولوراڈ و گیے تھے بوریم گھر پر رہا- انہوں نے مزید کسی وضاحت کے بغیر اپنے بھائیوں کے لیے سفرکرنے کی اجازت سے انکار کیا تھا-

بوریم یاد کرتا ہےکہ، " ہم ایک دوسرے کے قریب تھے- ہرکوئی ہمیں ایک پھلی میں چار مٹر کہہ کربلایا کرتے تھے- میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہر جگہ چلا جایا کرتا تھا- اور اب میں، چار سال میں میرے بھائیوں‌کو دیکھا نہیں"-

گرفتاریوں کے بعد سے چار سال میں ، ڈوکا خاندان کے ارکان نے مقدمہ کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے بہت

محنت کی ھے - اور وہ آج بہی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی انسداد دہشت گردی کی کارروا یوں میں باقاعدہ نا انصافی دیکھتے ہیں- انہوں نے کہا کہ اگر ہم بات نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا؟ زیادہ سے زیادہ لوگ ہم سے [سننا] پر انہیں زیادہ احساس ہو گا کہ ایف بی آئی کیا کر رہی ہے- ہمیں ان کے خلاف ایک مقدمے کی سماعت شروع کر کےانکو روکنا پڑے گا- تا کہ انکا احتساب ہو سکے- بوریم وضاحت کرتا ہےکہ وہ اسکے جوان بھائیوں کی جانب سے "فری فورٹ ڈیکس فائیو ۔ کام" کے نام ، پر ویب سائٹ چلاتا ہے"-

لیلا مقدمے کے بارے میں عوامی سطح پر اسپیکر کی حیثیت سےبولتی ہے- یہ کام اس نے وہ صرف 11 سال کی عمر میں شروع کیا تھا- کہتی ہے "یہ صرف میرے والد صاحب کا ہی معاملہ نہیں ہے ، اسی طرح کے ہزاروں مقدمات ہیں ، اور ہمیں مل کرآگے قدم بڑھانے کی ضرورت ہوگی، تب ہی ہم اصل میں ایک آزاد ملک ہو سکتے ہیں ".

C. شاہ آور شاہ آور متین (بیرج ، NY)

خاندان

جب سراج (شاہ آور) 16 سال کی عمر کا تھا، اس کی ماں، ، شاہینہ پروین نے ان کے خاندان کو پاکستان سے امریکہ کو منتقل کر دیا تھا- انہوں نے اسماعیلی مسلمانوں پر، پاکستان میں ایک مذہبی اقلیت کے طور پر ظلم و ستم کا سامنا اور اسکے خوف کی بنا ، پناہ گیری کے لئے درخواست دی تھی- یہ لوگ ، ان سےپچھلے بہت سے تارکین وطن کی طرح ، جیکسن ہائٹس ، کوینس میں آباد ہوے اور وہیں رہا کرتے تھے -

اس کے والد ، سراج عبد الرحمن ، صحت کے مسائل کی وجہ سے کام کرنے کے قابل نہیں تھے- شاہ آورنے، ملک میں پہنچنے کے فوری بعد ہی خاندان کی مالی مدد کی لیے، دسویں گریڈ کی تعلیم کے ساتھ مختلف ملازمتوں میں کام شروع کر دیا تھا- اس کے چچا نے، انکی اپنی اسلامی کتابوں اور ٹیپ کی دوکان، جو بیرج ، بروک لین میں ہے اسکو ایک کلرک کے طور پر ملازمت دے دی تھی –

اگرچیکہ اس نے ایک بالغ کی ذ مہ داری کو سنبھالا تھا، لیکن اس کی ماں اور بہن اسکی بچکانا خصوصیات ابہی تک یاد کرتے ہین- اس کی ماں (شاہینہ) کا کہنا ہے کہ "وہ ایک ایماندار، محنتی، اور نادان بچہ تھا"- اس کا کہنا ہے،" میرا بیٹا جہاں بہی ہو مجھے ہمیشہ ہمیشہ اس کے ٹھکانے کا پتہ رھتا تھا، اور مجھے ہمیشہ معلوم رہتا تھا کہ وہ کہاں ہے"- شاہ آورکی بہن سانئیہ جو اب 42 سال کی ہے ،کہتی ہے "وہ ، اسکی معصوم، اور دوسروں پرفوری بھروسا کرنے والی فطرت کو ہمیشہ سے جانتی تھی، اگر تم نے اسکو کوی تعریفی بات کہی، تو سمجھوکہ وہ تمہارا ہے- وہ کچھ لا شعور، تھوڑا نادان سا تھا- وہ لوگوں پراعتماد کیا کرتا تھا"-

ماں اور بہن دونوںشاہ آور کی سخاوت نوٹ کرتے تھے- انہیں یاد ہے کہ 11 ستمبر کے بعد وہ رضاکارانہ طور پرجا کر، متاثرین کے لئےاپنے خون کا عطیہ دینے گیا تھا- اسے افسوس تھا کہ ان تمام بے ضررلوگوں کو چوٹ پہنچای گی ہے ، اور وہ مدد کرنا چاہتا تھا- سانئیہ یاد کرتی ہےکہ "شاہ آورمجھ کو ہر بات بتلاتا تھا، اس نے مجھے 'پوک مین' اور کار ریسنگ ویڈیو گیمز کھیلنا سکھلایا تھا"-

کیس

نومبر 2002 کی ابتدا میں، پولیس کا ایک خفیہ افسر، جس کا نام کامل پاشا تھا، اسکی کتابوں کی دوکان کےارد گرد گھومتا اور اسکوجاننے اور پھانسنے کے چکر میں لگا رہتا تھا- وہ شاہ آورسے بات چیت کے دوران دوسری باتون کے علاوہ 9/11، فلسطین، اور اسامہ بن لاد ن اور خودکش بم دھماکوں کے بارے میں ملوث کرتا تھا-شاہ آورنے بات چیت کے دوران جو مکالمات کیے تھے، اسے بعد میں اسی کے خلاف مقدمے کی سماعت میں استعمال کیا گیا-

تقریبا اسی وقت کی بات ہے، ایک 50 سالہ مصری اسامہ الداودی نیو یارک پولیس ڈپارٹمنٹ میں کام ڈ ھونڈ رہا تھا-اسکو تارکین وطن کے آی ڈی کارڈ کے فراڈ کی تحقیقات میں مدد کے لیے ملازمت کی پیش کش ہوی تھی لیکن نیویارک محکمہ پولیس نے اسے بتلایا کہ ، اسکو وہ مسلم کمیونٹی کے اندر گھس کر ان کے "آنکھ اور کان " کا کام کرنا ہو گا- الداودی نے پیش کش کومنظور کر لیا- اسکو ایسٹیٹن جزیرہ کی ایک مسجد کے کو بھیجوایا گیا- وہ باشوق ملازم ثابت ہوا- اسکے کام کے پہلے ہی د ن مسجد کے پارکنگ ایریا میں کھڑی ہر گاڑی کے لائسنس پلیٹ نمبر لے لیا-

چند ہی مہینوں کے اندرالداودی نے 575 مختلف مساجد کا دورہ کیا اور 350 رپورٹس محکمہ کےلیے د رج کر وای- بلاخر اسکو بیرج اسلامی سوسائٹی کی مسجد میں، ایک مخبر بنا کر بھیجا گیا- جہاں وہ اپنی بے باک طرز گفتگو اور متقی کے طور پر مشہور ہو گیا-

شاہینہ کےمطابق " دراصل الداودی کا پہلا نشانہ، مسجد کے امام شیخ 'ریدا شاتہ' تھے- جب مخبر کا کام نہی بنا جب وہ آسان نشانہ بندی کی تلاش میں ادھر،ادھر منڈ لانے لگا- وہ جب امام کو نہی گھیر سکا تومیرے بیٹے کے پاس آیا تھا"-

ستمبر 2003 میں، نیو یارک پولیس ڈپارٹمنٹ نے الداودی کومیرے بیٹے سے دوستی کرنے بھیجا ، اس نے اطلاع دی کہ شاہ آور"جلد متآثر ہونے والا بندہ" ہے- اس نےشاہ آور کے دوست 'جیمز اشافے' سے ہی دوستی بڑھا کراسکے قریب ہو گیا- جو 19 سال کا تھا- اور ادھا پاگل تھا- جس نے بعد کو مقدمہ میں شاہ آور کے خلاف گواہی دی تھی-

وقت کے ساتھ ساتھ شاہ آور، الداودی کواپنا بزرگ ماننے لگا- وہ کہنے لگا "میں تمہارا بیٹا ہوں"- الداودی بہی جواب میں اسکو اپنا بیٹا گردانتا تھا- اوروہ تقریبا ہر روز گھر تک، اپنی کار میں سواری دینے لگا- اور پھر شاہ آورکے اسلامی فرائض اور سیاست کے بارے میں خیالات پر تفصیلی گفتگو کرنے لگا- وہ خود اپنے خیالات سے آمریکہ کی لعنت، ملامت کرتا اور اصرار سے کہتا کہ "ایک غیر مسلم کا خون بہانا حلال ھے"- اسنے یہ بھی کہا ہے کہ اس کے امام نے امریکی فوجیوں کو قتل کرنے کا ایک فتوی دیاہے،اور وہ اپنے جگر کی بیماری کی وجہ سے مرنا نہی چاہتا جب بہی وہ مسلمانوں کے درد ناک حالات کو دیکھتا ہے تو چاہتا ہےکہ " کچھ کرے"-

شاہینہ کو یاد ہے کہ وہ اور اسکے شوہر، دونون ان کے درمیاں

بڑھتے ہوئے تعلقات سے پریشان تھے، اسکو انہوں نے خبردار بہی کیا تھا کہ" الداودی ایک خراب ڈرائیورھے" - وہ تھوڑی دیر کے لئے وہ، اس سےسواری حاصل کرنا بند کردیا تھا، لیکن پھر سے شروع کر دیا تھا - وہ کہتا تھا کہ" وہ بیمار آد می ہے اور مر رہا ہے"-

2004 اپریل میں، "جب ابو غریب میں امریکی فوجیوں کی طرف سے قید یوں کے غلط استعمال اور بد سلوکیاں عوام تک پہنچی، تب الداودی نے موقعہ پا کرگفتگو کو اگلی سطح پرپہنچا دیا، اور شاہ آور کو، ابو غریب اور گوانتانامو کے خوفناک ڈراونی تصاویر دکھانے شروع کر دیا تھا، اگر یہ تصاویرکسی غیرمسلم کو بہی دکھائی جائیں تو، وہ انہیں پاگل بنا دیں گی- ان تصویروں کو کوی بہی برداشت نہی کر سکتا"- شاہینہ وضاحت کرتی ہے - شاہ آور کو یہ تصویریں بتلا کرالداودی نے کہا، " ایک مسلمان کے طورپر یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اس کے عوض میں جہاد کرو"-

چند مہینوں بعد جب وہ نوجوان عراقی لڑکیوں کی امریکی فوجیوں کے ہاتھوں خوفناک طریقے سے دھمکی کے ساتھ عصمت دری کی تصویریں دکھلای، تب شاہ آور ٹوٹ کرپاش پاش ہو گیا- اس نے الداودی سےکہا "واقعی ہمیں کچھ کرنا چاہیے"- الداودی نےکہاکہ" اپ اسٹیٹ نیو یارک میں وہ ایک گروپ ' اخوان المسلمون' کو جانتا ھے، وہ ہماری مدد کر سکتے ہیں"- پھر اس کے بعد مئی کے مہینے میں الداودی نے اپنے کارندوں سے کہا "میرا یقیں ہے کہ یہ ریکارڑ کا وقت ھے"

تقریبا اسی وقت کے دوراں کسی نہ کسی مرحلے پر اسکا دوست، 'الشافے' نے 'اسٹیٹن جزیرہ' کا ایک خام نقشہ دکھایا جس پر ارد گرد کے پل، جیل، اور پولیس اسٹیشں نشان زد تھے- شاہ آور یہ نقشہ الداودی کو دکھلایا، وہ خوش ہوااورجواب میں کہا کہ وہ، یہ نقشہ اخوان المسلمون کو دکھاے گا- 'اشافے' کیدماغی کمزوریوں کو جاننے کے باوجود اس نے 'اشافے' کو پھسلا کر پوچھا "' ویررازانو' کا پل اڑانا کیسے رہے گا"؟

اس سال اگست کے اوایل میں ممکن ہےالداودی کو متاثر کرنے کے خاطر شاہ آور نے تجویزدی کہ "ایک بم 43اسٹریٹ سب وے اسٹیشن پررات کو دیرمیں رکھنے سے، کسی کے قتل کے بغیر، عظیم اقتصادی نقصان پہنچےگا"- الداودی نے پھر سے دلچسپی دکھلای، اور کہا ور تجویز دیکہ "یورینیم 532سے ریموٹ کنٹرول دھماکے کو استعمال کے اڑایا جاے،" ، اور یہاں تک کہ روسی ما فیا سے جوہری مواد حاصل کرنے کی پیشکش بہی کی-اگرچیکہ، شاہ آور نے اس تجویزپر بےاطمینانی اور بےچینی کا اظہار کیا، لیکن الداودی نے زور دیا اور پوچھا کہ " اسٹیشن پر نگرانی کے کیمرے نصب ہین کہ نہی"؟ پھر اس نے اگت کی اکیس تاریخ کو، 'الشافے' اور شاہ آور کوڈرئیو کرکے اسٹیشن کے سروے کے لیے لے گیا- گار پر واپس لوٹ کر دونوں نے نقشہ پر اتارا، جسکو شاہ آور کے خلاف مقدمہ میں استعمال کیا گیا-

صرف دو دن بعد ، جب الدودی دونوں کو گھر پر چھوڑنے جا رہا تھا، ان کی طرف مخاطب ہو کر کہا، "براد ر نظیم بہت بہت خوش اور متاثر ہوے"- جوڑے کے لئے یہ حیرت انگیز خبر تھی، شاہ آور نے پوچھا،" نظیم کون ہیں؟" اس نے کہا کہ وہ اخوان المسلمون میں اعلی افسر ہیں، 34 سے بہت ، بہت ، بہت خوش ہوے"-

شاہ آور پریشان ہواکہ کتنی تیزی سے چیزیں ترقی پذیر تھے- اس نےپوچھا" کیا ںظیم سمجھتا نہی کہ کوئی قتل نہیں ہوگا؟" موضوع کو کئی بار تبدیل کر دیا گیا- لیکن الداودی نے قصد کیا ہوا تھا، کسی صورت منصوبہ بندی میں شاہ آور کی شراکت کا وعدہ حاصل کرنےکیے لیے باربارپوچھتا گیا- شاہ آور نے کوئی بم پلانٹ کرنے سے انکار کر دیا- لیکن

عارضی طور پردور سے نگہبانی کی خدمت کے لیے تیار ہو گیا- اور اصرار کیا کہ سب سے پہلے اسکو اپنی ماں کی اجازت کی ضرورت ہو گی- معہدے کی تخریف سےآلداودی غیرمطمین ہو کردھمکی دیا کہ" وہ 'اخوان المسلمون' کو بتلاے گاّ، اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے ہو ، اور ہچکچاہٹ محسوس کرتےہو تو مجھے صاف صاف بتلا د و" - شاہ آور نے مزیدکہا کہ وہ نہیں کرنا چاہتا- الداودی نے پھردباو ڈالا اور دانت پیس کر کہا"اگر تم نہیں کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ، ٹھیک ہے ،میں ابھی فون کرنے جا رہا ہوں، مجھے نہیں معلوم کہ مجھےکیا کرناپڑے گا"- شاہ آور نے جواب دیا" مجھے معلوم ھے کہ میں نے پلان بنایا ہے لیکن مجھے نہی معلوم تھا کہ مجھے اتنا جلد سب کچھ کرنا پڑے گا اور مجھ سے ممکن نہی ھے" یہ سب کچھ ہونے کے باوجود الداودی مصر رہا- بلاخر شاہ آور نگہبانیکے فرایض دینے تیار ہو گیا- الداودی فوری متفق ہو گیا- شاہ آور نےکار اترنے سے قبل معافی چاہی-

اسکے بعد تینوں کے درمیاں کوی رابطہ نیہں تھا- 'الشافے' نے بعد کو گواہی دی کہ شاہ آور نے منصوبہ بندی سے باہر انے کی کوشش کی تھی-

اسکے بعد والے ہفتہ میں پولیس نے شاہ آورکو کسی معمولی سے، ایک غیر حل شدہ جرم کی صفائ کیے لیے بلایا- جب سٹیشن گیا تو اسے سازش کے الزامات پر گرفتار کر لیا گیا-

بروک لین میں مقدمے کے دفاع نے بتلایا کہ ، شاہ آورکو پھنسایا گیاہے- لیکن، کامل پاشا کی موجودگی میں کی گئی باتوں اور بیانات پر زیادہ بھروسہ کر کے،حکومت نے توجہ مرکوز کی اور اسے مجرم ٹہرایا- پھر جیوری نےاسکو مجرم پایااور 30 سال قید کی سزا سنائی تھی -

اثرات

جس دن شاہ آور، شاہ آور کوسزا سنائی گئی تھی، اسکے ایک دن بعد ، ایمگریشن اور کسٹم (آی سی ای) کے نفاذکرنے والےایجنٹوں نے شاہینہ ، سانیہ اور سراج کوحراست میں لے کر، الزبتھ ، نیو جرسی کے حراستی مرکز میں اگلے 11 دن تک بند رکھا تھا- قید خانہ کی صورتحال خراب تھی-سب کو ننگے ہو کرسب کے سامنے نہانا پڑا تھا- ان لوگوں نےھم سب کو دو دنوں تک الگ رکھا تھا- سانیہ نے کہا "میری ماں چیخ رہی تھی کہ مجھے مت لے جاو، وہ رات بھر نہیں سوئی تھی"-

ان کے حامیون نے سہولت (حراستی مرکز) کے باہر احتجاج کیا اور انکے خاندان کو ضمانت پر چھڑانے کے لیے پیسے اکٹھاکیے- جب شاہینہ اور سانیہ کو چھوڑ دیا گیا تو انہیں پتہ چلا کہ گورنمنٹ نے انکے بینک اکاؤنٹ کو تحویل میں لے لیا ہے اور ان کے پاسپورٹ اور کی شناختی کارڈ س کوضبط کر لیا ھے- اور سراج کو اگلے چھ ماہ کے لیے امیگریشن کی حراست میں رکھا گیا ہے-

شاہینہ کا کہنا ہے کہ"انہوں نے ہمیں بھکاری بنا دیا ہے"- پیسوں کی کمی کی بنا سانیہ نے اسکول چھوڑ دیا ہے-جب دونوں روٹی کمانے والوں کوجیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا گیا ہے تب سے شاہینہ اسی بک اسٹور میں کام کرنے لگی ہے ، جہاں الداودی نے اسکے کےبیٹےکے ساتھ دوستی شروع کی تھی- بہرکیف ،جب اسکے شوہر کو 6 ماہ بعد حراست سے چھوڑا گیا،تب سے وہ بہی اسی اسٹور میں 7 دن کام کرتا ہے- اور اس پر گھر کی گرفتاری اس پر عاید ھے-

سانیہ کا کہنا ہےکہ" ھمارا سارا خانداں، ہمارے ہی گھر میں بات کرنے کو ڈ رتا ہے، افسوس ہمارا پورا خاندان خوف زدہ ہے- ہماری ایک چاچی اور رشتہ کے بھاي بہنوں نے تین سال سے ہمیں نہ بلایا اور نہ ہی بات چیت کی ہے- ہم لوگ بہی ان کے پاس نہی جاتے، چونکہ انہیں ڈر لگتا ہے- پرانے دوست احباب اور پڑوسیوں نےبہی دوری اختیار کرلی ہے-

شروع میں شاہینہ اورسانیہ نے ڈ ر اور خوف سے اپنے اپ کو دور کرلیا تھا- نہ صرف انکو دہشت گردی سے منسلک ہونے سے بد نامی ہوی تھی بلکہ امیگریشن حکام کی طرف سے ان کی گرفتاری نے بہی دھشت بٹھا دی تھی- حراست سے نکلنے کے بعد سےسانیہ ڈراونے خواب دیکھتی ہے-

شاہینہ کا کہنا ہےکہ"اس کے بیٹے کے مقدمہ کے اثرات نے انکی زند گیون کی پچید گیوں کو بڑھا دیا ہے- اسے یہ سونچ کر ڈ رلگتا ہے کہ سانیہ کی شادی اور ملازمت کا کیا ہو گا؟ انہوں نے میرے بچوں کے مستقبل کو تباہ کر دیا ہے- میری بچی کا کالج ختم ہو گیا، برس نہ برس گزرے ہیں، وہ اب تک ایک'دہشت گرد کی بہن ہے"

تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ ، شاہ آور کے مقدمہ نےانکی بیداری کو بہی بڑھا دیا ہے- جس سے وہ سمجھتی ہیں کہ، شاہ آورکا مقدمہ کسی بڑی اسکیم کا چھوٹا حصہ ہے- شاہینہ اورسانیہ نے اپنی تنہایوں سے باہر نکل کر 'دیسیوں کی آواز موونٹ' مین شامل ہو کر، انکی آواز کی پیروی کرتی ہیں- اس کمیونٹی کی تنظیم DRUM کے زریعے وہ حکومتی مخبرون کے استعمال، مسلمانون کی نشانہ بندی، اور جعلی دہشت گرد پلاٹ گڑھنے کے خلاف آوازبلند کی ہے-اور کہتی ہے"اب مجھے کوی ڈ ر نہین لگتا ہے میں طاقتورمحسوس کرتی ہوں، چونکہ لوگ میری مدد کر رہے ہیں، مین اور میری ماں اب حرکت میں آ گیےہیں، وہ بولتی ہے اور میں بولتی ہوں"-

شاہینہ گرج کر کہتی ھےکہ، " مجھےاحساس ہے کہ میں ایک وسیع تر انصاف کی تحریک کا حصہ ہوں، مین نے 2006 میں 'ڈرم' مین شامل ہوی تھی ، تب سے مجھہ احساس ہوا ہے کہ ہم لوگ اکیلے ہی نشانہ بندی اور پھنسانے جانے کا شکار نہیں ہیں بلکہ بہت سے خاندان اسی طرح کی کاریگری کا نشانہ بن چکے ہیں، اور ان کے کئی بیٹے جیلوں میں ہئیں-

کئی کہانیاں ہیں کہ ایک دوسرے پر منطبق ہیں- "ہماری کمیونٹیز میں بہت سے مر دوں کو ںشانہ بنایا گیا ہے اور عورتوں اور بچوں کو باہر نکال کر بے سرو ساماں چھوڑ دیا گیا ہے"-

D. کاریگری کا ڈھانچہ

ملک بھر کے دوسرے مقدمات کے ساتھ ، جوتین مقدمات اس رپورٹ مین درج ہیں، تمام کے تمام مخبرون کے استعمال میں ملوث ہیں- جبکہ ایف بی آ اورنیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ کی ان کارویوں سے قبل کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ مدعا علیہان نے کسی تشددی کارروائیوں کا ارتکاب کرنےکیلئے کوی منصوبہ بندی کی ہو- حکومتی مخبروں نے نہ صرف خود کو مسلمانوں جیسا بنا کر، ان میں گھس کر،اپنے اپ کو متعارف کروایا ،اور انکے اکسانے کواپنا مرکزبنا کرانکو پھنسانےکی کوششیں کیں- بلکہ حکومتی مخبرون نے انکو جارحانہ متشدد جہاد کےبارے میں ترغیب دی اور خیالات کو ابھارا کہ مدعا علیہان کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے خلاف جہاد کرنا ان کا فرض بنتا ہے بتلایا، ذمہ داری ٹہرای اور حوصلا افزائی کی - تین میں سے دو مقدمات میں حکومت نے مدعا علیہان کی غربت اور نوجوانی کی

کمزورطبیعتون کا فایدہ اٹھا کر مقدمات میں ملوث کرنے کیلئے بامقصد طور پر حوصلہ افزائی کی- تینوں مقدمات میں حکومت نےمجوزہ مقامات کو منتخب کیا ، تا کہ مدعا علیہان پر الزام عاید کیا جا سکے- اسی طرح، ان تینوں مقدمات میں گورنمنٹ نے ان کے وسائل کو ہتھیاروں یا متشدد ویڈیوزکی فرا ہمی کرکے انکو ترغیب دی اورجرائم کی طرف مائل کیا تاکہ سارے وسائل بعد کو، حاصل مواد کے ثبوت میں، انہیں مجرم قرار دینے میں استعمال ہو سکیں-

حکومت نے مخصوص طریقہ سے تینوں پلاٹ کی کاریگری کی، اور مدعا علیہان کو اکسانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے جو اس رپورٹ نے واضح طور پرنمایاں کیا ہے- ایسے جعلی رپورٹ ، خود ساختہ پلاٹ اورنشانہ بندی کی حقیقت سال سے لیکر زندگی بھر 25 کے باوجود، مدعا علیہان پر الزام عائد کیا گیا اور سزا سنائی گئی ہے- مدعا علیہان کو کی قید کی سزاکا سامنا کرنا پڑ رہا ہے- یہ اور دوسرے مقدمات میں، اسی طرح کی کارروائی، اورمخبروں کی بدسلوکی کے استعمال کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے،اوران پر انحصار کیا گیا ہے- اگرچیکہ حکومت کا دعوی ہے کہ اسے ملک میں قومی دہشت گردی کے" خطرے کا واقعی سامنا ہے"- لیکن ہرمقدمہ میں حکومت کا کردار، د یگرکارکرد گیوں کا استعمال اور قوانین جو ان طریقوں کو آسان بنانے کے لئے بناے گئیےہیں ؛ سنجیدہ سوالات پیدا کرتے ہیں-

یہ مقدمات اور دیگرد رج کی ہوی دستاویزی کارکرد گیاں،نمایاں طور پربتلاتی ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے خود ملک بھر میں مسلم کمیونٹیز کی نشانہ بندی میں سرگرم ہو کر، ایک وسیع پیمانے پر،اہم کردار ادا کیا ہے- جیسا کہ ذیل میں وضاحت ہے کہ: یہ کارکرد گیاں،عملیات اور سرگرمیاں ، اور ان کے اثرات ، انسانی حقوق کے سنگین خدشات کو ابھارتے ہیں-

III - انسانی حقوق کے اثرات اور فرائض

اس رپورٹ میں امریکی حکومت کی جن کارکردیگیوں کا بیان ہے، جوامریکہ کی بین الاقوامی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کے ساتھ اسکی تعمیل کے بارے میں سنگین خدشات کو ابھارتا ہے- جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے- وہ بین الاقوامی معاہد ے ،امریکا نے جسکی توثیق کی ہے، دیگر حقوق ضمانت دیتاہے وہ سول اور سیاسی حقوق ہیں: حقوق، منصفانہ مقدمہ، نسلی، آی-سی- سي -پی-آر، امتیاز کی تمام شکلوں کے خاتمے،غیرامتیازی سلوک ، غیر تعصوبانا برتاو، اظہاررائے اور مذہب کی آزادی کا عہد ہے- بین الاقوامی کنونشن میں ، ریاست ہائے متحدہ امریکا نے ایک ریاستی پارٹی ہونے کے تحت اور بین الاقوامی عہد کے تحت امریکی حکومت کی زمہ داری بنتی ہے کہ وہ ہر طرح کےنسلی امتیاز آی-سی- ي - آر-ڈی سے دست بردار ہو کر، اسکی اپنی زمیں میں رہایش پزیر افراد کے لیے، غیر تعصوبانا رویۓ کیساتھ، عزت و آبرو کا احترام کرتے ہوے، انکی حفاظت کرنا اس پر لاگو ہوتا ہے-

بین الاقوامی قانون کے دائرہ اختیار کے تحت، تمام افراد کے لئے، غیر جانبدارانہ طریقے کار،ان کے حقوق کی زمہ داریاں ایک بڑی حر تک، شہریوں اور غیر شہریوں کے لیے یکساں طور امریکا پر لاگو ہوتے ہیں-

کا قانون بھی تسلیم کرتا ہے کہ ریاست پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنےشہریوں، غیرشہریوں، کو تشدد اور دہشت گردی سے بچاے اور انکی حفاظت کرے- خاص طور پر ریاستوں میں پولیس اور دیگر حفاظتی اقدامات

کے ذریعے زندگی کے حق کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ ، بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کی تعمیل کرنا ہو گا- تاہم ، جبکہ حکومت قومی سلامتی کی حفاظت کے لئے اقدامات کر رہی ہو، بیک وقت، بین الاقوامی انسانی حقوق کی حفاظت کیلئے بہی عمل کرنا ہوگا –

ایک منصفانہ مقدمہ کا حق

آی-سی-سی پی آر اور آیسی ی آر ڈی کے تحت، ریاست ہاے متحدہ امریکہ کو اپنی ذمہ داریوں کی تکمیلی میں ایک منصفانہ مقدمہ کی ضمانت ،ایک غیرتعصوبانہ طور پر انکو نبھانا چاہیے- اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے انسانی حقوق کے قانون پر ایک اہم اتھارٹی کے حق اور غیر جانبدارانہ طریقے سےمنصفانہ مقدمے چلاے- اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی جوتعمیل کی نگرانی ا ور عمل درمد کی زمہ دار ہے، اسکو ابہی تک مخبروں کے استعمال، افراد کو پھنسانے کے طور طریقوں پر غوراور خوص کرنے کا موقع نہیں ملا، جو اس مقدمات سے منصوب اور اس رپورٹ میں درج ہیں-

حالانکہ یورپی انسانی حقوق کی عدالت جوایک اہم اتھا رٹی سمجھی جاتی ہے، اسنے ایک منصفانہ مقدمہ کیلئے، انسانی حقوق کے قانون کےتحت جاسوسانہ پولیس کی تحقیقات کے سلسلے میں استعمال کیا ہے-

یورپی انسانی حقوق کی عدالت، خاص طور پرسمجھتی ہےکہ، ایک منصفانہ مقدمے کی سماعت کیلئے اورمجرمانہ کاروای کے فیصلے کیلئے ضروری طور پر معلوم کرے کہ پولیس نے اپنی تحقیقات میں، ثبوت حاصل کرنے کیلئے، کس طرح کا طریقہ کار استعمال کا ہے- اس سلسلے میں اگر جاسوسی تحقیقات نے کسی جرم کو ابھارنے کے طریقہ کو اختیار کیا ہو تو یہ طریقہ کارمنصفانہ مقدے کے حق کے خلاف بنیادی طور پرانصاف سے محروم کرد یتا ہے- چناچہ ،یہ اسطرح یقینی طور پرمعلوم کرنا چاہتا ہے کہ جاسوسی پولیس نے تحقیقات کے دوران، ایا کہ انکے اپنے ایجنٹوں نے غیر قانونی طور طریقہ کارکا استعمال کیا، یا چپ چاپ طریقہ سے جرم کے ارتکاب میں اثر انداز ہوے بغیرثبوت حاصل کیا ہے- ورنہ ثبوت کا کسی طرح بہی اکسا کر حاصل کرنےکا طریقہ، نتیجتہ"، مدعا علیہ کو جرم کا ارتکاب کرواتا ہے-

غیر امتیازی سلوک کا حق

تعصوبیت کی ممانعت (آی-سی- سي -پی-آر) ، اور (آی-سی- ي - آر-ڈی) کے دونوں معہدوں میں حفاظتی دستوروں میں سے ایک دستور ہے - جو ہنگامی حالات کے اوقات مین بہی، بین الاقوامی قانون کی توہین اور منسوخی کی اجازت نہیں د یتا-

بین الاقوامی قانون نسل ، رنگ ، جنس، زبان، سیاسی اظہار رائے ، قومی یا سماجی نژاد ، جائداد ، پیدائش یا دوسری حیثیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک سے منع کرتا ہے- ان معہدوں کے تحت، ریاستی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ نسلی تعصب کی مزمت کریں اور بغیر کسی تاخیر کے ہر قسم کے تعصب کو ختم کرے-

> "نسلی تعصب" کی صاف طوروضاحت کرتا ہے کہ،" کسی بہی امتیاز؛ اخراج،پابندی، رنگ، نسل، انسانی ، آی-سی-ي - آر-ڈی حقوق کیلئے قومی ترجیح، جس کا مقصد نقصان پہنچانا ، لطف اندوزی ، یا بد سلوکی کی حرکتوں کوتسلیم کرنا ، یا نسلی حقوق کی برابری کو ختم کرنا، اصلی آزادی، سیاسی ، اقتصادی ، سماجی ، ثقافتی، یا عوامی زندگی کے اور کوی میدانوں میں مداخلت کر کے اثر انداز ہونا شامل ہے" –

، اگرچیکہ مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا جا ئزہ نہیں لیتا، لیکن کنونشن نے مذہبی تعصوبیت، مذہبی آی-سی- ي - آر-ڈی امتیازی سلوک اور خاص طور پر مسلسل نسلی تعصب کی ممانعت کے لئے تشریح کو منسلک کیا ہے-

مذہب کی آزادی اور اظہار کا حق

آی سی سی پی آر قانوں خیالات کی آزادی، ضمیر اور مذہب کی آزادی اوراظہاررراے کی آزادی کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے-

انسانی حقوق کمیٹی نے آرٹیکل 18 میں واضح کر دیا ہے کہ، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق "دور رس اور گہرا ہے ، یہ تمام معاملات مین خیالات کی آزادی ، ذاتی یقین، اور مذہب یا عقیدے کاعزم، دوسروں کے ساتھ انفرادی یا کمیونٹی کےطورپر نمایاں ہے- آرٹیکل 19 میں اظہار رائے ، حصول معلومات کی آزادی کا حق، وسیع طور پر مجود ہے ، جو کسی بہی معلومات کو حاصل کرنے اور انکوپھیلانے اور خیالات کو فراہم کرنے کی آزادی دیتا ہے-

خیالات کی آزادی ، ضمیر اور مذہب کا حق براہ راست متاثر ہوتا ہے جب بہی حکومت کسی کے عقیدے کی بنا نگرانی، حکومتی قانون نافذ کرنے والے اور انسداد دہشت گردی کی تحقیقات اور اداروں کی کارروائیوں میں ملوث ہو کر کسی بہی وجہ سے مسلم ا فراد یاکمیونٹی کو ںشانا بناتی ہے- حکومت کا مسلم کمیونٹی کو نشانہ بندی اور اظہاررائے کی آزادی ، اور جب افراد خاص طور پر سیاسی رائے کی وجہ سےسنگین جانچ پڑتال کا نشانہ بنے ہیں- بنیاد پرستی کی مخالف پالیسیوں اور قانون نافذ کرنے والوں کی کار کردگیوں کے نتائج، اسلام فوبیا کی عمومی آب و ہوا کے ساتھ مل کرایک بلواسطہ اثر، وسیع پیمانہ پر، مسلم کمیونٹی کی آزادی اظہار خیال،اور مذہبی آزادی پرپڑاہے-

بہت سے مسلمان یا بہت سے لوگ جو اپنے اپ کومسلمان سمجھتے ہیں،جان بوجھ کراپنے حولیہ، مذ ہبی طور طریقون کوبدل دیا ہے- مثال کے طور پر ، کئی ایک نےاپنی ہیت یا کپڑوں کو تبدیل کر دیاھے- انکی کھلے عام نمازوں یا عبادت میں کمی اگئی ھے- اور چند نے اپنا نام بدل دیا ھے- اور سیاسی موضوعات پر بحث مباحثوں کو ترک کردیا ھے- ویسے بہی مسلم کمیونٹی کے خلاف نشانا بندی، اور تعصوبانہ سلوک کے اثرات ، مذہب کی آزادی (18 آرٹیکل) اور رائے اور اظہار کی آزادی (19 آرٹیکل)، دونوں ہی کو ختم کردیاہے- بہت سے امریکی مسلمان آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرنے کے لئے سنگین الجھنوں کا شکار ہیں- اور اپنی مذہبی اور سیاسی خیالات کے اظہار کرنے کی صلاحیت کوکھو بیٹھے ہیں- مطالعہ نے ظاہر کیا ہےکہ، مسلمانوں کی اکثریت کا خیال میں"امریکہ میں ایک مسلمان بن کر رہنا بیحد مشکل بن چکا ھے"- جبکہ تقریبا تین چوتھائی مسلمان تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ" امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف پالیسیوں کو بنا کر، مسلمانوں کو واحد نشانہ بنا یا اورانکی نگرانی میں اضافہ کیا ھے"-

سفارشات اور نتائج

"سی ایچ آر جی جے" نے بین الاقوامی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کی تعمیل میں، امریکی حکومت پر زور دیا ہےکہ وہ فوری طور پر بین الاقوامی انسانی حقوق کی پاسداری کرنے کے لئے عمل کرکے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور انسداد دہشت گردی کی تحقیقات ، خصوص کروہ لوگ ، جو مخصوص مجرمانہ سرگرمی کے بارے میں پائے جانے والے شکوک و شبہات کے بغیر، وسیع پیمانے پر نگرانی ، اجرت یافتہ مخبروں کے استعمال میں مشغول ہیں مندرجہ ذیل

سفارشات کو ، احترام کے ساتھ لاگو کرنے پرعمل کریں-

- امریکی حکومت کو "بنیاد پرستی" کے نظریات جومذہب ، رائے ، اور اظہار کی آزادی کے حقوق کی تلافی کرتے ہوں، انکومسترد کرنا چاہئے- ان نظریات پر منحصر پولیس کی کارکردیگیوں، اور کیجانے والی قانونی کارویوں کے طریقوں کو ختم کردیا جاے-
- گانگریس کو چاہیے کہ وہ موجودہ خفیہ معلومات جمع کرنے کے طورطریقوں پر، اور مخبروں کے استعمال کی حکمت عملی، انسداد دہشت گردی کےخلاف پالیسیوں میں، تحقیقات اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مسلمان ، عرب ، اور جنوبی ایشیائی کمیونٹیز پر ان کے اثرات کو شامل کر کے سماعت منعقد کرے-
- کانگریس کو " نسلی تجزیوں کے ایکٹ" کو ختم کرنا چاہئے – اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے نسلی تجزیوں پر پابندی لگانا چاہیے-
- محکمہ انصاف کو چاہیے کہ وہ، اس کی اپنی جون 2003 کے وفاقی گائیڈنس پر نظر ثانی کرے جو نسلی تجزیوں، سرحد، مذہب اور اصل نسلی امتیاز کی بنیاد ، اور قومی سلامتی کے نجاتی قانونی راستوں کو بہی شامل کرکے ختم کیا جاے تا کہ، یہ یقیں ہو جاے کہ ہدایات دینا قابل نفاذ ھے-
- محکمہ انصاف کو چاہیے کہ وہ تمام مقدمات کوجودہشت گردی سے متعلق 11 ستمبر ، 2001 کے بعد سے مخبروں کا استعمال، انکی نگرانی کے طور طریقے، اور جن حالات میں وہ تعینات کئے گئے ہیں،انکے اقدامات کی مد نظر، تحقیقات کو کھولنا چاہئے تا کہ، معلومات کی اقسام، جمع کرنے کا طریقہ کار ، اور دہشت گرد پلاٹوں میں مخبروں کا اکسانے، میں ان کا کیا کرداررہا، ایک نقطہ نظر کے ساتھ اسکا معئاینہ ہو سکے-
- اٹارنی جنرل ہو لڈ ر کو چاہیے کہ وہ نئےگائگائیڈلاینس یا ہدایات اجرا کریں تاکہ، نئی ہدایات ، کے مکاسی اٹارنی جنرل کے ہدایات، ایشکرافٹ اٹارنی جنرل کے ہدایات، اور اٹارنی جنرل گونزالس کے ایف بی ای کے لیے خفیہ ہدایات کو ختم کر دیا جاے- نئے ہدایات میں قبل از تحقیقات "کے تعینی" مرحلے میں جو پہلے اختیارات دیئے گیے ہیں انکو بہی ختم کرنا چاہیے- اسکے علاوہ نئے ہدایات مین یقینی طور پر :
    - ☐ ایف بی آئی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خفیہ مخبر استعمال کرتے ہوئے ، ان افراد کے لیے جن کا پہلے سے ثبوت غائب ہو ، اور جب تک، انکا مجرمانہ سرگرمیوں میں کم از کم کچھ نہ کچھ تعلق نہ ہو تحقیقات کھولنے کا کوی حق نہیں ملنا چاہیے-

- ☐ - ایف بی آئی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ایجنسیون کو ہر گز اجازت نہی ملنا چاہیے کہ وہ واحد فرد یا کمیونٹیز کی نگرانی کی خاطر، مخبرون کو استعمال کرنے، یا دیگر معلومات جمع کرنے کے لیے ایسے طریقہ کاری کو اختیار کریں جسکی بنیاد نسل ، مذہب ، یا قومی اصلیت ، یا سیاسی اور مذہبی بیانات یا عقائد پرہو-
- ☐ ایف بی آئی کو واضح طور پر مخبروں کا استعمال کرتے ہوے لوگوں کو پھانسانے کے طرزعمل سے منع کیا جاے-

- ■ نیویارک محکمہ پولیس کی ہدایات پر نظر ثانی کر کے، تحقیقات کے لئے صرف ان ہی حالات میں اجازت دی جاے جب انہیں معقول مجرمانہ سرگرمیوں کا خد شہ لا حق ہو-

Free THE FORT DIX 5
© Lyric R. Cabral

11 ستمبر ، 2001 کے بعد سے امریکی حکومت نے مساجد اور مسلم کمیونٹیز میں نا تجربے کار مخبروں کر بھیج کر اجرت ادا کی ، اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مسلمانوں کو نشانا بنایا . یہ عمل دہشت گردی سے منسلک مقدمات میں 200 سے زائد افراد کے خلاف مقدمہ چلانے پر مجبور کیا . حکومت نے ان مقدمات کو دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں کامیابیوں کے طور پر استمال کیا . تاہم ، حالیہ برسوں میں ، تحقیقات کے سابق وفاقی بیورو (ایف بی آئی) کے ایجنٹوں ، مقامی قانون سازوں ، میڈیا ، عوام نے ، کمیونٹی کی بنیاد پر مختلف گروہ اور اس کے عمل کے جواز اوراپنی افادیت کی خاطر پوچھ گچھ شروع کر دی ہے. ان کے ناقد ین کو تشویش ہے کہ اس قسم کی پولیس کارروائیان اور اسکے نتایج افرار کوجال میں پھنساتےاورقانونی کاره جوي کا قیام کرتے ہیں

اس رپورٹ میں تین اعلی سطحی دہشت گردی کی قانونی کارروایئون کا معائینہ ہے جس میں سرکاری مخبروں نے اکسانے اور نیئے پلاٹس کی تعمیرکرنے اور مقد مات کو چلانے میں ایک اہم کردار ادا کیا هے ۔

CENTER FOR HUMAN RIGHTS AND GLOBAL JUSTICE
New York University School of Law
139 MacDougal Street, 5th Floor
New York, NY 10012
www.chrgj.org

© Lyric R. Cabral